رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۴ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۵۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قومی حیات صرف قربانیوں میں پوشیدہ ہے

یہ مہینہ (ذو الحج) قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری۔ اونٹ۔ گائے۔ دنبہ ذبح کرتے ہو حقیقی طور پر عید بھی وہ زمانہ گزر رہا ہے۔ کہ آج سے تیرہ سو سال بیشتر خدا تعالیٰ [illegible] یہ قربانیاں اس کا لب ہیں۔ یہ پوست ہیں روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں۔ اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہونچاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے۔ کہ بخیل سے بخیل انسان بھی گوشت کھاتا ہے۔ خصوصاً کشمیریوں کے پیٹ تو بکروں کے مدفن ہو جاتے ہیں۔ گو اور لوگ بھی کمی نہیں کرتے۔ الغرض ہر قسم کے کھیل۔ کود۔ لہو لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ در حقیقت اس دن میں بڑا اسرار یہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا۔ اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہ بھی اشارہ تھا۔ کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے دردِ نقرس کی تکلیف میں اب کمی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت جموں سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال نے مہمان خانہ میں "حفظانِ صحت" کے موضوع پر تقریر کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] اور ملک محمد عبد اللہ صاحب کو بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ برائے مناظرہ بھیجا گیا۔

راجہ علی محمد صاحب کے جو پارچات چوری ہو گئے تھے۔ وہ دستیاب ہو گئے ہیں۔ سنا گیا ہے۔ ایک نو وارد لڑکا چرا کر ایک گھر میں رکھ گیا۔ اور خود چلا گیا۔ معاملہ پولیس کے سپرد ہے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۷ء

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب (۱) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (۲) سراج منیر (۳) پیغام صلح (۴) لیکچر لاہور (۵) لیکچر سیالکوٹ بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ امتحان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک ایسا خزانہ ہیں کہ جنکی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور ایک ایسا پُر امن ہتھیار ہیں۔ کہ جس کے سامنے کوئی مخالف نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر خزانہ اور ہتھیار تبھی مفید ہو سکتے ہیں۔ کہ انسان ان کو استعمال کرے۔ پس میں احباب جماعت کو پُر زور توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ تاکہ وہ اس بیش بہا خزانہ سے مستفید ہوں۔ خصوصاً سکرٹریان تعلیم و تربیت اس طرف توجہ فرمائیں۔ درخواستیں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف آنی چاہئیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم مارچ ۱۹۳۷ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۶۵ نواب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۶ میاں عبداللہ صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۷ محمد الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۸ محمد اقبال صاحب ضلع لدھیانہ
۶۹ مسماۃ زہرہ بیگم صاحبہ ضلع لدھیانہ
۷۰ رحمت اللہ صاحب ضلع لاہور۔
۷۱ محمد شفیع صاحب ضلع لاہور
۷۲ رحمت بی بی صاحبہ " "
۷۳ حسین بی بی صاحبہ " "
۷۴ محمد اسماعیل صاحب ضلع گورداسپور
۷۵ محمد افضل صاحب ضلع بنوں
۷۶ غلام قادر صاحب ریاست کشمیر
۷۷ محمد حسین صاحب ضلع گورداسپور
۷۸ [illegible] صاحب کراچی
۷۹ پیاؤ خاں صاحب بنوں
۸۰ مسماۃ نختی صاحبہ "

درخواست دعا

برادرم مولوی فیروز الدین صاحب آف جہلم ابھی تک بدستور بیمار ہیں۔ چند دنوں سے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب ان کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرکے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام ے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں تا اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا محمود احمد

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کی طرف سے دائر کردہ استغاثہ

ایڈیٹر "مجاہد" اور چودھری افضل حق وغیرہ پر

گورداسپور ۲ مارچ ۱۹۳۷ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جناب چودھری صاحب کی طرف سے کل والے وکلاء ہی پیش ہوئے لیکن مدعا علیہم کی طرف سے آج لالہ پشاوری لال پیش نہیں ہوئے۔ آج حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ کیپٹن حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کی شہادت ہوئی۔ اور مقدمہ مزید سماعت کے لئے کل پر ملتوی ہوا۔

درخواستہائے دعا

گیانی محمد الدین صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب برنالہ کا پوتا صدر الدین صاحب لالیاں کا نواسہ اور سید مشتاق احمد صاحب سوہنگرہ خود بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے۔

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

313

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

عید اضحیٰ تمثیلی رنگ میں ابراہیم زندہ باد کا نظارہ پیش کرتی ہے

کوشش کرو کہ تمہاری زندگی حقیقی و تاریخی افسانہ بنے جس طرح حضرت ابراہیمؑ کی زندگی بنی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ ـ فروری ۱۹۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ عید الاضحیہ ہمیں ایسی قربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ جو انسانی احساسات کے لحاظ سے

نازک ترین جذبات کی قربانیاں

کہلاتی ہیں۔ دُنیا میں انسان ہر روز ہی قربانیاں کرتا ہے۔ اور قربانیاں کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس میں نیک اور بد کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ محنتی اور آوارہ گرد کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ ایک با اصول اور عیاش انسان کی بھی کوئی تمیز نہیں ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی اچھی چیز کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اور کوئی بُری چیز کے لئے قربانی کرتا ہے۔ ان تمام قربانیوں پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ

سب سے بھاری قربانی انسان کے لئے

اپنی اولاد کی قربانی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض انسان جن کی فطرتیں مر جاتی ہیں۔ اور جو انسانیت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اُن میں ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ وُہ اپنے بچوں کو اپنے عیش اور اپنی لذت کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ استثنائی وجُود ہوتے ہیں۔ اور درحقیقت اپنی مُردہ فطرت کے لحاظ سے انسانوں میں شمار ہونے کے قابل ہی نہیں ہوتے۔

فطرتِ انسانی کا اصلی جوہر

انسانوں کی اکثریت سے معلوم کیا جا سکتا ہے اور اگر ہم اپنے گردوپیش کے حالات پر نظر ڈالیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ انسان کی دُنیوی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ننانوے فیصدی آدمی بلکہ شائد اس سے بھی زیادہ اپنی عمریں محض اپنی اولاد کی بہتری کی خاطر قربان کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ

ایک عجیب قسم کا نظارہ

دُنیا میں نظر آتا ہے۔ کہ دادا بیٹے کے لئے۔ اور بیٹا پوتے کے لئے اور دادی بیٹی کے لئے۔ اور بیٹی نواسی کے لئے اپنی جان قربان کر رہے ہیں۔ اور یہ اوپر سے نیچے اترنے والی قربانی نہ زمانے کی قید سے واقف ہے۔ نہ مذہب کی قید سے واقف ہے۔ نہ مُلک کی قید سے واقف ہے۔ نہ علم کی قید سے واقف ہے۔ نہ زبان کی قید سے واقف ہے۔ نہ رنگوں کی قید سے واقف ہے۔ ایک مُسلمان۔ اور ایک عیسائی۔ اور ایک ہندو۔ ایک کالا۔ اور ایک گورا۔ اور ایک زرد رنگ کا آدمی۔ ایک مرد۔ اور ایک عورت۔ ایک ہندوستانی اور ایک انگریز اور ایک افریقی۔ ایک جاہل۔ اور ایک پڑھا لکھا انسان۔ ایک سیدھا سادہ اور ایک فلاسفر۔ اپنی

زندگی کے تمام شعبوں میں

اور اپنے کاموں کی تمام شاخوں میں بس ایک ہی دُھن میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو قربان کر دیں۔ اور اس قربانی کے نتیجہ میں کچھ عزت۔ یا کچھ جائداد۔ یا کچھ روپیہ۔ یا کچھ رُتبہ۔ یا کچھ آرام حاصل کر کے اپنی اولادوں کو ورثہ میں دے دیں۔ نہ آج اس کے خلاف کوئی بات نظر آتی ہے۔ نہ پچھلی صدی میں اس کے خلاف لوگوں کا دستور تھا نہ اُس سے پہلی صدی کے لوگ اس کے خلاف تھے۔ نہ اس سے پہلی کے نہ اُس سے پہلی کے۔

آج سے لے کر آدم تک

آدم کا ہر بچہ۔ اور حوّا کی ہر بیٹی۔ سوائے اُس کے جو انسانیت سے خارج ہو گیا ہو۔ صرف ایک ہی کام میں مشغول نظر آتا ہے۔ کہ اپنے آپ کو قربان کر دے۔ اور اپنی اولاد کو آرام اور راحت بخشے۔ یہ

عجیب مسلسل پیہم۔ اور متواتر قربانی

ہے۔ جس کی مثال شائد کسی اور جذبے میں ملنی مشکل ہو ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ ایسی چیز نہیں ہے جو انسانی نگاہ سے اوجھل ہو۔ چلے جاؤ فلاسفروں کے گھروں میں یا چلے جاؤ اجڈ اور جاہل لوگوں کے گھروں میں چلے جاؤ شہریوں کے گھروں میں یا چلے جاؤ گنواروں اور دور دراز گاؤں میں رہنے والوں کے گھروں میں۔ وہاں اس بات کا مشاہدہ کرکے دیکھ لو۔ کہ ایک باپ اور ایک ماں اپنی جان کی قیمت زیادہ سمجھتے ہیں۔ یا اپنی اولاد کی قیمت زیادہ سمجھتے ہیں۔ تمہیں یہی نظر آئے گا۔ کہ وہ سب کے سب الا ماشاء اللہ اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہیں۔ اور

پیدائش مخلوق کا ایک ہی مقصد

ان کے سامنے ہے۔ کہ وہ اپنے اولادوں کی راحت اور آرام اور ترقی کے سامان پیدا کریں۔ وہ اس امر میں غلطی کر سکتے ہیں۔ کہ اولاد کو راحت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کوئی علم میں اگی راحت سمجھتا ہو اور کوئی جہالت میں اور کوئی محنت میں ان کی راحت سمجھتا ہو۔ اور کوئی آرام طلبی میں۔ لیکن اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کے ماتحت جس جس چیز کو وہ راحت اور آرام کا سبب سمجھتے ہیں۔ اس چیز کو وہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اپنی اولادوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

ایک تعلیم یافتہ ماں

اگر اپنے بچے کی بہتری اس میں خیال کرتی ہے۔ کہ اس کی بیماری کے ایام میں ڈاکٹر کی کڑوی کڑوی دوائیں اس کو پلائے تو وہ تمہیں اپنے بچے کی لاتیں اپنی لاتوں میں دبائے ہوئے اور اس کا سر اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بچے سے اس کے مونہہ میں دوائی ڈالتی ہوئی نظر آئے گی۔ اس کے بچے کے آنسو اس کی آنکھوں میں آنسو لا رہے ہوں گے۔ اور اس کی تکلیف اس کے دل میں درد پیدا کر رہی ہوگی۔ لیکن وہ اپنے اس فعل سے باز نہیں آئے گی۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس کے بچہ کی راحت اس دوا کے پلانے میں ہے۔ اسی طرح

ایک جاہل عورت

جو اس عارضی تکلیف کو بیماری کی مستقل تکلیف سے زیادہ سمجھتی ہے۔ یا جس کا یہ خیال ہے۔ کہ صحت تو خدا ہی کی طرف سے آتی ہے۔ دوائیاں تو صرف ایک بہانہ ہیں۔ قضاو قدر جس طرح جاری ہوئی ہے جاری ہو کر رہیگی تم اسے دیکھو گے کہ اپنے خاوند کی لائی ہوئی دوائی کو وہ اپنے ہاتھوں سے پرے پھینک دے گی۔ اور اپنے بچے کو اپنے گلے سے لپٹا کر پیار کرتے ہوئے کہے گی۔ کہ میرے پیارے بچے تو رو نہیں۔ میں تجھے دوائی نہیں پلاتی۔ یہاں عمل مختلف ہیں مگر جذبہ ایک ہے۔ وہ تعلیم یافتہ عورت دوائی پلاتے وقت اور وہ جاہل عورت دوائی پھینکتے وقت ایک ہی روح سے متاثر ہو رہی تھیں۔ ایک دوائی کے پلانے میں اپنے بچے کا آرام دیکھتی تھی۔ تو دوسری دوائی کے پھینکنے میں اس کی راحت پاتی تھی۔ پس تم اس قسم کے فرق تو ضرور دیکھو گے۔ لیکن

جذبے کا فرق

کہیں نظر نہ آئے گا۔ کالے اور گورے مشرقی اور مغربی۔ جاہل اور عالم۔ مذہبی اور غیر مذہبی ہر ایک قسم کے انسان کو اس جذبے سے متاثر پاؤ گے۔ اور ان کو اسی جذبے کے ماتحت اپنی زندگیاں بسر کرتے ہوئے دیکھو گے۔ پس اولاد کی محبت ایک ایسا

طبعی جذبہ

ہے۔ جو صرف دیوانوں اور انسانیت سے خارج انسانوں کے دلوں سے ہی باہر ہوتا ہے۔ ورنہ ہر انسان اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس کے ماتحت اپنی زندگی کے اعمال بجا لاتا ہے۔ خواہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے خواہ صرف حیوانی جذبہ سے متاثر ہو کر۔ پس آج کی عید ہمیں اس جذبے کی قربانی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جو

انسانی جذبات میں سے قوی تر اور وسیع تر ہے

قوی ہے کہ اس سے زیادہ قوی کوئی اور انسانی جذبہ نہیں۔ اور وسیع ہے۔ کہ اس سے زیادہ وسیع کوئی اور انسانی جذبہ نہیں۔ آج کے دن ہزاروں سال پہلے ابراہیم نے خدا سے حکم پایا۔ کہ وہ اس چیز کو جس کو دنیا سب سے زیادہ عزیز قرار دیتی ہے۔ اور جس کی زندگی کے لئے دنیا بھر کے باپ اور ماں زندہ رہ رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے اسے قربان کر دے۔ ابراہیمؑ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے اپنے رب سے یہ نہیں پوچھا۔ کہ اے میرے خدا یہ جذبۂ لطیف جو باپ کے دل میں اپنے بیٹے کی محبت کے متعلق پیدا ہوتا ہے۔ یہ تو تیرا ہی پیدا کیا ہوا ہے۔ اور ایک مقدس امانت ہے۔ اس

مقدس امانت کی قربانی کا مطالبہ

کیا ایک غیر طبعی حکم نہیں ہے۔ اور کیا اس ماں کے جذبات کو جس کی تمام امیدیں اس ایک نقطہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ایک ایسی ٹھیس نہیں لگے گی۔ جس کا ازالہ بالکل ناممکن ہوگا ابراہیمؑ بھول گیا اپنے جذبات کو۔ اور وہ بھول گیا ہاجرہؓ کے جذبات کو۔ وہ بھول گیا اپنے آباء کی ارواح کے جذبات کو جو ابراہیمؑ کے ذریعہ سے اپنی نسلوں کے دوام کی امیدوار تھیں اور ایک ایسی حالت میں جبکہ وہ بوڑھا تھا۔ اور ایک ہی اس کی اولاد تھی۔ وہ اس ایک ہی اولاد کو ایسے وقت میں جبکہ دوسری اولاد کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ قربان کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ بغیر ہچکچاہٹ کے۔ بغیر سوال کے۔ بغیر تشریح طلب کرنے کے۔ بے چون وچرا۔ گویا کہ یہ ایک ایسا عام واقعہ ہے۔ جس میں کوئی بھی تعجب کی بات نہیں۔ یا ایک ایسا فرض ہے جسے ہر انسان ہر روز ہی ادا کر رہا ہے اور اس میں کوئی اچنبھا نظر نہیں آتا۔ اس نے اپنے

اکلوتے بیٹے کو زمین پر گرایا

اور چھری اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔ اور اس کام کو جو بظاہر خلاف فطرت نظر آتا ہے۔ ایسے شوق سے کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ گویا انسان پیدا ہی اس کام کے لئے کیا گیا ہے۔ انسان ابراہیمؑ کے فعل کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور چونکہ ابراہیمؑ کے زمانہ کو ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ ایک مذہب سے ناواقف اور ابراہیم کی خوبیوں سے جاہل انسان یہ خیال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ شائد ابراہیمؑ (نعوذ باللہ) دیوانہ تھا۔ شائد وہ

انسانی جذبات سے عاری

تھا۔ شائد بنی نوع انسان میں وہ سب سے زیادہ سخت دل اور سب سے زیادہ شقی القلب تھا۔ کہ اس چیز کی قربانی کے لئے آمادہ ہو گیا۔ جس چیز کی قربانی کے لئے ایک جاہل اور اجڈ انسان بھی تیار نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگوں کے شک کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔ (ہود ع ۷) ابراہیم تو بہت ہی دانا بڑا ہی نرم دل اور خدا تعالےٰ کا عشق رکھنے والا انسان تھا۔ یعنے ایک ذرہ سی دکھ درد کی بات دیکھ کر اس کے دل کو ٹھیس لگ جاتی تھی۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو اور اس کے مونہہ سے آہیں نکلنے لگ جاتی تھیں۔ اور وہ تکلیف سے بے تاب ہو جاتا تھا۔

جب لوطؑ کی قوم پر عذاب آیا

تو اللہ تعالےٰ نے وہ فرشتے جو اس عذاب کی تکمیل کے لئے ارسال فرمائے۔ خواہ وہ انسان تھے یا حقیقی ملائکہ تھے۔ میں اس موقعہ پر اس بحث میں نہیں پڑتا۔ وہ پہلے ابراہیمؑ ہی کے پاس آئے۔ اور ان کو بتایا۔ کہ اس اس طرح لوط کی قوم پر عذاب آنے والا ہے۔ اس وقت ابراہیمؑ کے قلب کی جو حالت ہوئی۔ اور ان کافروں کے مارے جانے کی خبر پر جو دکھ ان کو پہونچا۔ قرآن کریم میں اور بائیبل میں اس کا ذکر موجود ہے شائد وہ مائیں بھی اس طرح بے تاب نہ ہوئی ہوں گی۔ جن کے بچے اس عذاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تباہ ہُوئے۔ جس طرح ابراہیمؑ اُن کی موت کی خبر سُنکر بے تاب ہُوا۔ اور وُہ لوگ جو اس کے ہم مذہب اور بھائی۔ پھر ساتھ ہی علّاتی بھائی یعنے ایک نبی کو دُکھ دے رہے تھے۔ اور ہر روز اُسے ایذائیں پہونچا رہے تھے۔ جب اُن کی تباہی کی خبر ابراہیمؑ کو سُنائی گئی۔ تو وُہ خوش نہیں ہُوا اس نے بے پرواہی بھی ظاہر نہیں کی۔ وُہ گھبرا کر اُٹھا۔ اور اس نے اپنے

خدا کے سامنے رو رو کر التجا

شروع کی۔ کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ کیا تُو اس شہر کو ہلاک کر دے گا۔ جبکہ اس میں تیرے نیک بندے بھی موجود ہیں۔ اور اگر ہزاروں بد ہیں۔ تو سینکڑوں نیک بھی ہوں گے۔ تب خُدا نے ابراہیمؑ کے رحم۔ اور اُس کے دکھ کو دیکھتے ہُوئے فرمایا۔ اے ابراہیمؑ میں تیری خاطر اگر سینکڑوں نیک بندے وہاں ہوں گے۔ تو اس شہر کو بچا لوں گا۔ تب ابراہیمؑ نے سمجھا۔ کہ شائد اُس شہر میں سینکڑوں نیک بندے موجود نہیں ہیں۔ اور اس نے کہا۔ اے خُدا۔ کیا اگر ایک سو نیک بندہ ہو گا۔ تو تُو اس کو تباہ ہونے دے گا۔ تب اللہ تعالےٰ نے کہا۔ نہیں اگر ایک سَو نیک بندہ بھی ہُوا تب بھی میں اس شہر کو تباہی سے بچا لوں گا۔ تب ابراہیمؑ نے سوچا۔ کہ شائد

سَو نیک بندہ

بھی اُس شہر میں نہیں ہے۔ اور اس نے دُعا کی۔ اے میرے خُدا۔ اے میرے خدا۔ جو سَو نیک بندوں کے لئے اس شہر کو بچانے کے لئے آمادہ ہے۔ اگر صرف دس (۱۰) اس میں سے کم ہوں۔ اور نوّے نیک بندے اُس جگہ پہ موجود ہوں تو کیا تیری سی رحیم ہستی صرف دس آدمیوں کی کمی کی وجہ سے اُس شہر کو تباہ ہونے دے گی۔ تب خدا تعالےٰ نے کہا۔ اے ابراہیمؑ اگر نوّے (۹۰) نیک بندے بھی اُس شہر میں موجود ہُوئے۔ تو میں تیری خاطر اس کو تباہی سے بچا لُوں گا۔ تب ابراہیمؑ پھر نئے جوش سے دُعا کے لئے کھڑا ہُوا۔ اور اس نے خُدا تعالےٰ سے عرض کیا۔ کہ

اے میرے رحیم خُدا

جو نوّے نیک بندوں کی خاطر اس علاقے کو بچانے کے لئے تیار ہے۔ اگر صرف دس نیک بندے اُس میں سے کم ہوں۔ اور صرف اسّی نیک بندے اُس میں پائے جائیں۔ اے میرے رب کیا تُو اُن اسّی کی خاطر اس شہر کو نہیں بچائے گا۔ تب اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیمؑ۔ میں اُن اسّی کی خاطر بھی اس شہر کو بچا لُوں گا۔ اور ابراہیمؑ کی امید اور بھی کم ہو گئی اور وُہ سمجھ گیا۔ کہ اس شہر میں اسّی نیک بندے بھی موجود نہیں ہیں۔ مگر اُس نے دُعا نہ چھوڑی۔ اور دس دس کے فرق کے ساتھ وُہ

خدا کی رحمت

کو جوش میں لاتا گیا۔ یہاں تک کہ آخری دُعا اس کی یہ تھی۔ کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ دس نیک بندے بھی تو بڑی چیز ہیں۔ اگر دس نیک بندے اُس شہر میں پائے جاتے ہوں۔ تو اے میرے رب۔ کیا تُو اس شہر کو ہلاک ہونے دے گا۔ اللہ تعالےٰ نے جواب دیا۔ ابراہیمؑ! میں تیرے

درد کی خاطر

دس نیک بندوں کی موجودگی میں بھی اس شہر کو بچا لوں گا۔ لیکن ابراہیمؑ اس میں تو دس نیک بندے بھی موجود نہیں۔ تب ابراہیمؑ نے سمجھ لیا۔ کہ لوطؑ اور اُس کی اولاد کے سوا اس شہر میں سے کوئی بچانے کے قابل نہیں ہے۔ اور اُس نے جان لیا۔ کہ اُن کمزور اور گنہگار بندوں کے بچانے کے لئے جو لوطؑ کی بستیوں میں بستے تھے شفاعت کے تمام سامان ختم ہو گئے۔ اور وُہ اس بارے میں بالکل بے بس۔ اور بے طاقت ہے۔ اور وُہ درد اور دکھ کے ساتھ اپنی ہی جان کو ہلکان کرتا ہُوا خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اور اس کے دل کا یہ درد۔ اور اس کے جذبات کی یہ نزاکت۔ اللہ تعالےٰ کو ایسی پسند آئی۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ (ہود ع۷) ابراہیمؑ کو دیکھو۔ کہ یہ ہمارا بندہ کیسا دانا۔ پھر کیسا دردمند ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی تکلیف پر آہیں بھرنے لگ جاتا۔ اور دُکھ اور تکلیف محسُوس کرنے لگ جاتا ہے۔ اور ہمارا بھی کیسا عاشق ہے۔ یہ کیسے پیارے الفاظ ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ ابراہیمؑ کو یاد کرتا ہے اب اگر ہم تمثیل کی نگاہوں سے اس کو دیکھیں۔ اور

تمثیل کی زبان سے

اس واقعہ کو بیان کریں۔ تو ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک محبّت کرنے والی ماں ہے۔ اور ابراہیمؑ ایک کمزور دل بچّہ ہے۔ جس نے ایک دردناک واقعہ دیکھا۔ اور بلک بلک کر اپنی ماں کو چمٹ گیا۔ ماں اُس کو ممنون کرنا چاہتی تھی۔ مگر حالات سے مجبُور تھی۔ وُہ واقعات کو تبدیل نہیں کر سکتی تھی۔ مگر وُہ اُس کے دُکھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس موقعہ پر اُس نے وُہی کیا۔ جو وُہ کر سکتی تھی۔ یعنی اس نے اس کو اپنے گلے سے لگا لیا۔ اور پیار کرتے ہُوئے بولی۔ کہ ہائے میرا بچّہ۔ ہائے میرا بچّہ یہ کتنا نازک دل والا۔ اور کتنا رحم والا ہے۔ لفظ مختصر ہیں۔ مگر

جذبات کا ایک وسیع سمندر

پیچھے لہریں مار رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ انسانی جذبات سے بالا ہے۔ اور ہم اس کی صفات کی کیفیات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔ مگر اس موقعہ پر جب خُدا نے ابراہیمؑ کے لئے حلیم اوّاہ منیب کے الفاظ استعمال کئے۔ تو اس وقت اس کی

صفتِ شفقت اور صفتِ رأفت

جس جوش میں ظاہر ہو رہی ہو گی۔ وُہ ایسی کیف انگیز ہے۔ کہ ہم گو الفاظ میں اس کو بیان نہ کر سکیں۔ لیکن ہمارے دل اس کی لذّت سے آشنا ہیں۔ اور ہمارے قلوب اُس سے مزا لے رہے ہیں۔ اور ہم یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وُہ جو خدا کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے۔ خدا تعالےٰ بھی اس کے لئے ایک ایسی صفت کا اظہار فرماتا ہے۔ کہ گو الفاظ میں یہ کہنا بے ادبی ہو۔ مگر وُہ کچھ ایسی ہی چیز ہوتی ہے۔ کہ جس طرح ماں کا دل اپنے بچہ کی تکلیف کو دیکھ کر خون ہو جاتا ہے۔ گویا خدا تعالےٰ کا دل بھی ابراہیمؑ کی تکلیف کو دیکھ کر درد سے بھر گیا۔ یہ تمثیلی زبان ہو گی۔ اور

حقیقت سے کوسوں دُور

لیکن ہمارے پاس اور کوئی الفاظ بھی تو نہیں۔ کہ جن سے اِس حقیقت کا کوئی قریب تر نقشہ کھینچ سکیں۔ یہ تمثیل خواہ کوسوں دُور ہو۔ مگر اس حقیقت کے بیان کرنے کے لئے قریب ترین ہے۔ اور شائد انسانی ذہن اللہ تعالےٰ کی ایسی صفات کے سمجھنے کے لئے اس سے زیادہ اور الفاظ کے ذریعہ حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہے یہی وجہ ہے۔ کہ بعض مذاہب نے

خدا کو باپ کی صُورت میں

پیش کیا ہے۔ اور بعض مذاہب نے ماں کی صُورت میں۔ اسلام نے ایسی تمثیلوں سے اجتناب کیا ہے مگر پھر بھی وُہ یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکا۔ کہ خدا کا تعلق اُس کے بندہ سے اپنے باپ اور اپنی ماں۔ اور اپنے دُوسرے رشتہ داروں سے زیادہ قریب کا ہے ❊

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائد میں

اپنے اصل مضمون سے کسی قدر دور

ہوگیا ہوں۔ مگر جذباتی دنیا کا یہی حال ہوتا ہے۔ انسان جذبات کے تابع ہوتا ہے۔ نہ کہ جذبات انسان کے پس شائد جذبات مجھے بھی کہیں سے کہیں لے گئے۔ میں یہ مضمون بیان کر رہا تھا۔ کہ ابراہیم جس نے اپنے بیٹے کی قربانی خدا کے لئے پیش کی وہ دیوانہ نہیں تھا۔ کیونکہ خدا اس کو حلیم کہتا ہے۔ جس کے معنے داناکے ہیں۔ اور وہ جذبات سے عاری نہیں تھا۔ اور سنگدل نہیں تھا۔ کیونکہ خدا اسے اوّاہ کہتا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے جذبات نہایت ہی ابھرے ہوئے اور نازک تھے اور یہی وہ سبب ہیں جن کے ماتحت انسان ان فطرتی تقاضوں کو بھول جاتا ہے۔ جن کا پورا کرنا ہر انسان کی فطرت کا جزو ہے۔ پس جب ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ تو اس کے

دلی جذبات کا اندازہ

بہترین محبت کرنے والے ماں باپ کے جذبات سے کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ابراہیم ان محبت کرنے والے اور ان دکھ اٹھانے والے ماں باپ سے جدا قسم کا انسان تھا۔ جو اپنے بچے کی ایک ذراسی تکلیف بھی نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ لوط کے واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے تو الگ رہے۔ وہ

بیگانوں کا دکھ

بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اب تم لوط کے واقعہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہوئے اس حساس دل کا خیال کرو۔ جو دشمن کی تکلیف بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔ اور اس کے آرام کے لئے بھی خدا سے جھگڑتا تھا۔ کہ جب کہ اس نے شدید ترین دشمنانِ مذہب اور خود اپنے خاندان کے اشد ترین مخالفوں کی تباہی کی خبر سن کر ساری رات خدا سے جھگڑے میں گزار دی۔ اور قدم بقدم اس کے رحم سے اس اس طرح اپیل کی۔ کہ خدا کے رحم کو مانے بغیر کوئی چارہ نہ رہا اور وہ تب تک خاموش نہ ہوا۔ جب تک اسے یہ معلوم نہ ہوگیا۔ کہ رحم کی اب کوئی بھی صورت باقی نہیں رہی۔ اسی ابراہیم کو جب اس کے

بیٹے کی قربانی کا حکم

دیا گیا تو جس ابراہیمؑ نے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے ساری رات خدا سے بحث کی تھی۔ اپنے بیٹے کے متعلق اس نے ایک لفظ بھی تو نہیں کہا۔ اور فوراً لبیک کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کرنے پر آمادہ ہوگیا۔

حج کے دن

حاجی لبیک لبیک لا شریک لک لبیک کے نعرے لگاتے ہوئے خانہ کعبہ اور وہاں سے منیٰ کی طرف جاتے ہیں۔ وہ اسی نظارہ کی تمثیل ہوتی ہے۔ گویا وہ

ابراہیمؑ کی نقل

کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنے مونہہ سے اقرار کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ جس وقت خدا نے اس سے کہا۔ اے ابراہیم اپنے بیٹے کی قربانی کر۔ تو اس نے قربانی کے وقت کا انتظار نہیں کیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ اس حکم کے سننے اور قربانی کے پیش کرنے میں جو دیر لگے گی۔ وہ میرے رب کو گراں نہ گزرے۔ اس نے اسی وقت سے پکارنا شروع کیا۔

لبیک لبیک لا شریک لک لبیک

اے میرے رب میں حاضر ہوں! اے میرے رب میں حاضر ہوں تیرا اور کوئی شریک نہیں ہے۔ اے خدا میں پھر کہتا ہوں۔ کہ میں حاضر ہوں۔ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابراہیم خدا تعالیٰ کے قربانی کے مطالبہ کو پورا کرنے میں اسی والہانہ رنگ سے کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا ایک

سچی انسان

جو دردمند دل رکھتا ہو۔ کسی پیاسے کی آواز سنکر جو شدت پیاس سے کراہ رہا ہو۔ دور سے ہی چلاتا ہے کہ میں پانی لا رہا ہوں پانی لا رہا ہوں تا اسے انتظار کی مزید تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ یہ کیسا

دردناک نظارہ اور عشق کا مظاہرہ

ہے۔ پیش تو ایک لڑکے کی جان کرنی ہے۔ اور وہ بھی اکلوتا لڑکا۔ اور اکلوتا لڑکا بھی وہ جو بڑھاپے میں پیدا ہوا تھا۔ اور جس کے بعد کسی اور لڑکے کے پیدا ہونے کی بظاہر کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی لیکن اسے پیش اس طرح کیا جاتا ہے۔ جیسے ایک پیاسے کو

پانی کا گلاس

دیا جاتا ہے۔ یا بھوکے کو کھانا دیا جاتا ہے۔ لوگ آج کل چھوٹی چھوٹی باتوں اور چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے بعد جب ان قربانیوں کے پیش کرنے والے اپنی قوم کی مجلسوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو بے اختیار ہو کر نعرے لگاتے ہیں کہ فلاں شخص زندہ باد۔ مگر ابراہیمؑ نے جو کام کیا۔ اس کے مقابل پر یہ لوگ حیثیت ہی کیا رکھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے

زندہ باد کے نعرے

لگائے جائیں۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ یہ عید دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ کی آواز ہے۔ جو مسلمانوں کے ذریعہ سے تمام دنیا پر سے ایک وقت میں بلند کی جاتی ہے۔ اور جس کا اگر تمثیلی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ تو اردو میں اس کے لئے یہی الفاظ ہوں گے۔ کہ

ابراہیمؑ زندہ باد

ہم جب اس عید کے موقعہ پر کپڑے بدلتے ہیں۔ نہاتے ہیں۔ ایک مجمع میں جمع ہونے کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ تو گویا روحانی طور پر ہم اس امر کی تیاری کرتے ہیں۔ کہ ابراہیمؑ کی روح کا استقبال کریں گے۔ اور جب ہم نماز میں کھڑے ہو کر تکبیریں کہتے ہیں۔ تو دوسرے الفاظ میں ابراہیم کی قربانی کے موقعہ پر اپنے ہدیۂ تبریک پیش کرنے کی تکبیریں ہوتی ہیں۔ کیونکہ

اسلامی طریق کے مطابق

جب کوئی شاندار نظارہ نظر آئے جس میں خدا کا جلال ظاہر ہو۔ تو اس وقت تکبیر کہی جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

جنگِ احزاب

کے موقعہ پر دشمنوں کی کثرت کی وجہ سے ایک خندق کھودنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ تاکہ دشمن رات اور دن کسی وقت بھی چھاپہ نہ مار سکے۔ کیونکہ مسلمانوں کی فوج اتنی تھوڑی تھی۔ کہ وہ چوبیس۲۴ گھنٹے

ہر مقام کا پہرہ

نہیں دے سکتے تھے۔ تب آدمیوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک خندق کھودی گئی۔ تاکہ تھوڑے آدمیوں کے ذریعہ سے بہت آدمیوں کا کام لیا جا سکے۔ جب وہ خندق کھودی جا رہی تھی۔ تو ایک جگہ پر ایک پتھر نظر آیا۔ جسے باوجود کوشش کے صحابہؓ نہ توڑ سکے۔ اور انہوں نے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکائت

کی۔ کہ ایک چٹان ایسی آگئی ہے کہ اُسے توڑا نہیں جا سکتا۔ اور خندق مکمل نہیں ہو سکتی۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اس جگہ پر تشریف لے گئے! اور فرمایا۔ کہ کدال میرے ہاتھ میں دو۔ اور آپ نے زور سے کدال اس چٹان پر ماری۔ ایسے زور سے کہ لوہے اور پتھر کے آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے ایک آگ کا شعلہ نکلا۔

315

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے فرمایا - اَللّٰہُ اَکْبَرُ - اور سارے صحابہ رضؓ نے ساتھ کہا - اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر آپؐ نے دُوسری دفعہ کُدال اٹھائی اور اپنے

پُورے زور سے

پھر وُہ کُدال چٹان پر ماری - اور پھر اُس میں سے ایک آگ کا شُعلہ نِکلا - اور پھر آپؐ نے فرمایا - اللّٰہ اکبر - اور سب صحابہ رضؓ نے ساتھ ہی کہا - اللّٰہ اکبر - پھر آپؐ نے تیسری دفعہ کُدال اٹھائی - اور اپنے پُورے زور سے کُدال پتھر پر ماری - اور پھر اس میں سے ایک شعلہ نِکلا - اور پھر آپ نے فرمایا - اللّٰہ اکبر - اور صحابہ رضؓ نے بھی اسی طرح زور سے آواز دی - اللّٰہ اکبر - اس تیسری ضرب سے وُہ پتھر ٹُوٹ گیا - اور صحابہ رضؓ نے

خندق کو مکمل کرلیا

تب رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ رضؓ سے دریافت کیا - کہ تم نے تین دفعہ تکبیر کے نعرے مارے ہیں - تم نے ایسا کیوں کیا - انہوں نے کہا - یا رسول اللّٰہ - ہم نے آپؐ کی نقل کی - آپؐ نے بھی تین دفعہ اللّٰہ اکبر کہا تھا - سو ہم نے بھی آپؐ کی نقل کی۔ پس

تین دفعہ تکبیر کے نعرے

لگائے - آپؐ نے فرمایا - کیا تم کو معلوم ہے - کہ میں نے تکبیر کیوں کہی تھی - صحابہ رضؓ نے عرض کیا - یا رسول اللّٰہ اللّٰہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں - آپؐ نے فرمایا - جب میں نے پہلی دفعہ کُدال ماری - اور اُس پتھر میں سے آگ کا شعلہ نکلا - تو میں نے اُس شعلہ میں یہ نظارہ دیکھا - کہ اسلامی فوجوں کے سامنے روما کی حکومت کی فوجیں تہ و بالا کردی گئیں اور میں نے اس موقعہ کے مناسب حال اللّٰہ اکبر کہا - پھر جب میں نے دُوسری دفعہ کُدال ماری - اور پتھر کی چٹان میں سے آگ کا شعلہ نکلا - تو مجھے یہ نظارہ دکھایا گیا - کہ اسلامی سطوت کے سامنے

کسرائے ایران کے قصر پر زلزلہ

آگیا ہے - اور اس کی شوکت توڑ دی گئی ہے - تب میں نے اس کے مناسب حال تکبیر کا نعرہ بلند کیا - اور جب میں نے تیسری دفعہ کُدال پتھر پر ماری - اور پھر اس میں سے ایک شعلہ نِکلا - تو مجھے یہ نظارہ دکھایا گیا - کہ حمیر کی طاقت اور قوت

اسلام کے مقابلہ میں برباد

کردی گئی - تب پھر میں نے خدا کی بڑائی بیان کی - اور تکبیر کا نعرہ لگایا صحابہ رضؓ نے کہا - یا رسُول اللّٰہ - پھر جس بات پر آپؐ نے تکبیر کی - ہم نے بھی تکبیر کی :-

اس مثال سے یہ معلوم ہوسکتا ہے - کہ یہ اسلامی آداب ہیں - کہ جب کوئی خدا کا جلال ظاہر ہو - تو مومن اس پر بلند آواز سے اللّٰہ اکبر کہتا ہے - سو ہم عید کی نماز میں جو بہت سے تکبیریں کرتے ہیں - بلکہ ایام تشریق میں برابر تکبیر بلند کرتے رہتے ہیں - تو گویا

ابراہیمؑ کی قربانی کے لئے اپنے

جذباتِ استحسان کا ہدیہ

پیش کرتے ہیں - اور اپنے موہنوں سے اقرار کرتے ہیں - کہ ہم نے ابراہیمؑ کی قربانی میں خدا کی شوکت - اور اس کے جلال کو دیکھا - مگر کیا یہ ہمارے لئے افسوس کی بات نہیں - کہ ہم ابراہیمؑ میں تو خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں - لیکن ہم

اپنے نفس میں خدا کو دیکھنا

نہیں چاہتے - ہم ابراہیمؑ کے ایک مستحسن فعل پر تو اللّٰہ اکبر کہتے ہیں - مگر ہمارے دل میں یہ تڑپ پیدا نہیں ہوتی - کہ ہم سے بھی کچھ ایسے افعال ظاہر ہوں - کہ جنہیں دیکھ کر خدا کے بندے بے تاب ہوکر تکبیریں بلند کریں - اور زمین اور آسمان اسی طرح ہمارے افعال کی وجہ سے خدا کی بڑائی سے گونج جائیں - جس طرح قانونِ قدرت کے ذریعہ سے وُہ

تسبیح کے ساتھ گونج رہے ہیں

اور یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے - کیونکہ ابراہیمؑ کوئی خدا کا سگا بیٹا نہ تھا - اور ہم کوئی سوتیلے بیٹے نہیں ہیں - کمی خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ کمی ہماری طرف سے ہے :-

دُنیا میں عاشق ہاتھ پھیلائے بیٹھے رہتے ہیں - اور معشوق مُونہہ پھلائے بیٹھے رہتے ہیں - مگر

رُوحانی دُنیا نرالی ہے

ہمارا معشوق ہاتھ پھیلائے بیٹھا ہے اور ہم میں سے کچھ بدقسمت ہیں - جو مُونہہ پھیرے بیٹھے ہیں - اگر سُوئے ادبی نہ ہوتی - اور انسانی الفاظ خدا تعالےٰ کے لئے استعمال کرنے جائز ہوتے - تو میں کہتا - اے نادان انسان دیکھ تو سہی - تیرا معشوق تیرا خدا کب سے تیری طرف ہاتھ پھیلائے بیٹھا ہے - اتنی دیر سے کہ اتنی دیر میں انسان کی تو رگوں کا خون بھی خشک ہوجاتا ہے - مگر وُہ

تمثیلوں سے بالا ہے

وُہ نقصوں سے پاک ہے - وُہ عیبوں سے مبرّا ہے - وُہ تمہارا منتظر ہے مگر تمہارا انتظار اس کی بادشاہت میں کمی نہیں پیدا کرتا - وُہ تمہاری طرف بڑھتا ہے - مگر تمہاری بے رغبتی اس کی شان میں کمی نہیں کرسکتی - کیونکہ وُہ سب نقائص سے پاک ہے اور تمام کمزوریوں سے بالا ہے - انسانی زبان اس کی صفات کی حقیقت کو بیان کرنے سے قاصر ہے - اور انسانی الفاظ اس کی محبت کی کیفیت کو ادا ہی نہیں کرسکتے - وُہ

عاشقوں کے عشق سے زیادہ

جوش والی - وُہ ماں باپ کے جذبات سے زیادہ نازک - وُہ دوستوں کی دوستی سے زیادہ گرم ہے - لیکن پھر بھی وُہ اس کی اذیت کا مُوجب نہیں ہوتی - اور اس کی شان کی کمی کا باعث نہیں ہوتی -

وُہ راغب ہوکر بھی بالا ہے

اور انسان مستغنی ہوکر بھی ہیٹا ہے وُہ متوجہ ہوکر بھی بڑا ہے - اور یہ مونہہ پھیر کر بھی چھوٹا ہے - کیونکہ اس کی توجہ احتیاج کی توجہ نہیں ہے - بلکہ رحم کی توجہ ہے - اور اس کی تڑپ کمزوری کی تڑپ نہیں ہے - بلکہ علم کی تڑپ ہے - اور حلم کی تڑپ ہے - مگر انسان ان باتوں کو نہیں دیکھتا - وُہ قدم آگے اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا - وُہ اس بات کا عادی ہوگیا ہے کہ تھیٹروں میں جائے - اور

جھُوٹے بادشاہوں کی شان وشوکت

کو دیکھے - اور بدبخت یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے گھر میں اس وقت ایک خلعتِ شاہانہ - اور ایک تاج اُس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے آیا ہوا ہے - اور ایک بادشاہت کا پروانہ اس کے لئے لکھا ہوا موجود ہے - وُہ دُوسروں کے ایکٹ دیکھنے پر فدا ہوتا ہے - مگر اپنی بادشاہت سے مونہہ موڑ لیتا ہے -

بدقسمت ہے ایسا انسان

کاش اس کی ماں اُسے پیدا نہ کرتی - کہ وُہ اپنے وجود میں انسانیت کے لئے عار ہے - بلکہ حیوانات کے لئے بھی باعثِ ننگ ہے - کہ وُہ بے عقل ہوکر خدا کی تسبیح کو بلند کرتے لیکن یہ عقلمند ہوکر بھی اُس سے غافل رہتا ہے - اُسے آنکھیں دی گئیں - مگر اُس نے اُن سے

فائدہ نہ اٹھایا

اُسے کان دیئے گئے - مگر اس نے اُن سے فائدہ نہ اٹھایا - اسے ناک دیا گیا - مگر اس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا - اسے چھُونے والا جسم دیا گیا مگر اس نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی محبت کی شیرینی

اس کے سامنے پیش کی گئی۔ مگر یہ بدبخت دنیا کا حنظل کھاتا رہا۔ مگر اس شیرینی سے اس نے مونہہ پھیر لیا۔ مگر اس کا خدا اس سے پھر بھی مایوس نہیں ہے۔ دیکھو وہ کس شان سے اپنے آخری کلام میں فرماتا ہے۔ کہ انسانوں نے میرے نبیوں کا انکار کیا۔ لیکن ان کے انکار نے مجھے نبی بھیجنے سے باز نہیں رکھا۔ میں اب بھی نبی بھیجتا ہوں۔ اور بھیجتا رہوں گا وہ ماننے سے انکار کرتے جائیں۔ میں بلانے سے نہیں ہٹوں گا۔ اور آخر ان کو کھینچ ہی کر لاؤں گا۔ کیونکہ میں نے ان کو اپنی عبودیت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور میری جنت کا گھر اپنے مکین کے بغیر ویران پڑا ہے خواہ وہ براہ راست آ کر اس گھر کو آباد کریں۔ یا

دوزخ کے ہسپتال میں سے گزر کر

آئیں۔ مگر بہر حال انہیں میرے ہی پاس آنا ہوگا۔ اور میں انہیں اپنے پاس لا کر رکھے بغیر نہیں رہوں گا۔ یہ ہے ہمارا محبت کرنے والا خدا۔ ابراہیمؑ نے بڑی نرم دلی دکھائی۔ مگر ابراہیمؑ کے نرم دل کو پیدا کرنے والا بھی ہمارا خدا ہی تھا۔ پس تمام رحم اسی سے ہے۔ اور تمام خوبیاں اسی کی طرف سے ہیں۔ کوئی حسن نہیں ہے جو اس کی طرف سے نہ آتا ہو۔ سب نیکی اسی سے ہے۔ اور سب نیکی اسی کی طرف جاتی ہے۔ وہ ایک ہے اور باقی سب ایک افسانہ ہے۔ اور کوئی افسانہ بغیر ایک مرکزی نقطہ کے قائم نہیں رہتا۔ پس جب تک ہمارا افسانہ اس نقطۂ مرکزی سے وابستہ ہے۔ وہ

ایک حقیقی اور تاریخی افسانہ ہے

جب وہ اس سے جدا ہو جائے وہ ایک خیالی افسانہ ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جس کے لئے کوئی دوام نہیں۔ پس کوشش کرو۔ کہ تمہاری زندگیاں ایک حقیقی اور تاریخی افسانہ بنیں۔ جس طرح ابراہیمؑ کی زندگی ایک حقیقی اور تاریخی افسانہ بن گئی۔ اور اپنے آپ کو خدا سے دور کر کے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے اپنی زندگیوں کو صرف کر کے ایک بے معنی اور لغو وجود مت بناؤ۔ کیونکہ دائمی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ اور وہ چیز جو آئی اور ختم ہو گئی محض ایک

حیوانی زندگی کا مظاہرہ

ہے۔ جس طرح کتے کے مرنے سے دنیا میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس انسان کے مرنے سے بھی کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جس کی زندگی ابراہیمؑ کی طرح خدا کے نور کے گرد

پروانہ وار چکر

نہیں لگا رہی ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ کہ ہم اس عید سے سبق حاصل کریں۔ اور ہمارے دل اس کے آستانۂ محبت کے گرد لبیک۔ لبیک اللّٰھم لاشریک لک لبیک کہتے ہوئے اس وقت تک گھومتے رہیں۔ جب تک کہ شمع پروانے کو جلا کر اپنے نور میں غائب نہ کر دے۔ اور ہمارا وجود

لاشریک لک کی بیّن دلیل

نہ ہو جائے۔

اس کے بعد میں دعا کرتا ہوں۔ دوست اس میں شامل ہو جائیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ چونکہ میں زیادہ بیٹھ نہیں سکتا۔ دعا کے بعد مصافحہ نہیں ہوگا۔ مجھے راستہ دے دیا جائے۔ تاکہ میں گھر واپس جا سکوں۔

"الفضل" اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اخبار "الفضل" کی توسیع اشاعت کے لئے بعض احباب نے بڑی قیمتی اور مفید تجاویز پیش فرمائی ہیں۔ میرے نزدیک ذمہ دار کارکنوں کو ان سب تجاویز کو مرتب کر لینا چاہیئے۔ اور ترتیب وار ایک ایک تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سردست ہر احمدی جسکو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اپنے احمدی بھائیوں کو اپنے نام الفضل جاری کرانے کی ضرورت اور اہمیت سمجھائے اور اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے ہر خریدار کم از کم ایک نیا خریدار بنائے۔ اور یہ کوئی بڑی بات نہیں صرف ہمت کی ضرورت ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر ہم اپنے بھائیوں کو الفضل کے سلسلۂ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ہی اپنے ذاتی تاثرات کے ماتحت متوجہ کریں۔ اور حضور علیہ السلام کے پاکیزہ اور مقدس کلام کی برکات و فیوض سے آگاہ کریں۔ تو ممکن نہیں کہ کوئی صاحب توفیق احمدی الفضل کے مطالعہ سے محروم رہنا پسند کرے۔ میں اپنی ایک ذاتی مثال سے اس امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے یہ طریق کسی بھائی کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔

پچھلے دنوں اس عاجز پر اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کی عجیب جلوہ نمائی ہوئی۔ وہ اس طرح کہ بندہ پے در پے تین روح فرسا صدمات کا نشانہ بنا مگر ان حادثات میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی برکت سے صبر و شکر کی توفیق بخشی۔ اور قضا و قدر پر حقیقی رضا عطا فرمائی۔

۲ر جنوری ۱۹۳۷ء کے الفضل میں میرے عزیز بچے اور بیوی کی المناک وفات کی خبر شائع ہوئی۔ اور اسی پرچہ میں ملفوظات کے عنوان کے ماتحت حضرت اقدس کا یہ پاک کلام بھی درج ہوا۔ "مومن کی بڑی قسمت یہ ہے۔ کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے ناامید ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ دنیا تو خور و روزے چند اور بے اعتبار ہے۔ ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے۔ وہ قادر ہے۔ اور بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو شخص ناامید ہوا وہ جہنم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن سے الگ کر دی جائے۔ اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے۔ تب بھی ہم اس خدا سے ناامید نہیں ہو سکتے۔" جب ہم اس پاک کلام کی حقانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو ایسی تعلیم کی موجودگی میں ہمارے صدمات کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو خدا کا ساتھ بڑی چیز ہے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ نہ کوئی بیٹا رہے۔ نہ کوئی مال و دولت رہے۔ پھر بھی خدا بڑی دولت ہے۔ یاد رکھو کہ امتحان ہی وہ چیز ہے جس سے انسان بڑے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ قضا و قدر کے ساتھ شکوہ نہ کرے۔ اور رضا بالقضاء پر عمل کرنا سیکھے۔ اور جو ایسا کرتا ہے۔ میرے نزدیک وہی صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں سے ہے" "خدا تعالیٰ جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے سب سے زیادہ رحمت مومن پر ہی کرتا ہے۔ اور ہر ایک مصیبت کے وقت اسے سنبھالتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور مومن ایک طرف تو فتح مومن ہی کو دیتا ہے اور اس کی عمر اور عافیت کے دن بڑھاتا ہے"

مندرجہ بالا سطور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انتہائی صبر و شکر رضا و وفا اور توکل علی اللہ اور توسل باللہ کی تعلیم دی ہے۔ جو شخص خلوص نیت اور بصیرت کی آنکھوں سے ان سطور کا مطالعہ کرے۔ اس کے لئے بڑے سے بڑا امتحان اور ابتلاء بھی باعث رحمت بن سکتا ہے۔ اور وہ پر درد التجاؤں اور پرسوز دعاؤں سے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کر سکتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے جملہ اخلاقی اور روحانی مفاسد کا واحد علاج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاک کلام ہے۔ مبارک وہ جو اس سے حقیقی طور پر مستفیض ہو۔ وہ دوست جو اپنی کسی کوتاہی یا مصروفیت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے الفضل کا سلسلہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام علم و معرفت کا ایک بے بہا گنجینہ ہے۔ میں نے کئی ایک احمدی احباب سے اس امر کی اہمیت کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے بھی خیال ظاہر فرمایا۔ کہ یہ روح پرور ملفوظات ان کی قلبی تسکین اور روحانی اصلاح کا باعث بنتے ہیں۔ احمدی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بصیرت اور سعادت سے حصہ وافر دیئے گئے ہیں۔ انکا متاثر ہونا تو قدرتی امر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام کو وہ اثر اور جذب و کشش بخشی ہے۔ کہ اشد ترین مخالف بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ میں نے اپنے کئی غیر احمدی دوستوں کو حضور کے ملفوظات کی طرف توجہ دلائی۔ تو وہ کہنے لگے۔ کہ ہم تو انہی کی خاطر اخبار پڑھتے ہیں۔ جب غیر بھی ہمارا اخبار حضرت اقدس کے پاک کلام کی وجہ سے مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اپنے کیوں اس کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ صرف مناسب طریق سے تحریک کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ کہ ہم اپنی ہر مفید تجویز کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ عبدالکریم جہلمی مولوی فاضل

316

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر "مجاہد" اور احراری لیڈر چودہری افضل حق کے خلاف مقدمہ

گواہانِ استغاثہ کے بیانات

(از رپورٹر الفضل)

چودہری افضل حق صاحب کے اخبار "مجاہد" ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ ایک مضمون کی بنا پر جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔اے ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ نے ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ پانچ ہزار دس روپے کا دائر کیا ہے۔ اس میں یکم مارچ ۱۹۳۷ء کو گواہان استغاثہ کے حسب ذیل بیانات ہوئے:۔

قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے لیکچرر سائیکالوجی گورنمنٹ کالج لاہور

میں مدعی چودہری فتح محمد صاحب کو جانتا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کے بعد جماعت میں ان کا عہدہ سب سے اعلےٰ ہے آپ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلےٰ اور الہ آباد یونیورسٹی کے ایم۔اے ہیں۔ میں نے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کے مجاہد میں۔ شائع شدہ مضمون پڑھا ہے۔ قادیان میں پُرانے احمدیوں کی کوئی کمیٹی نہیں۔ جس کا مقصد یہ ہو۔ کہ امام جماعت احمدیہ کے سامنے اصل حالات لائے جائیں۔ اس مضمون میں ع۔غ ناظر سے مراد مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال ہیں۔ اب وہ ناظر دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ ی۔س۔ف مترجم قرآن سے مراد شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور ہیں جنہوں نے قرآن مجید کا گورمکھی میں ترجمہ کیا ہے۔ "پا پائے س۔ر۔ش" سے مراد مولوی سید سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔ جو قریباً ستر سال عمر کے ہیں۔ اور اسی لئے انہیں "پا پائے" کہا گیا ہے۔ شاعر ا۔ک۔ل سے مراد میں نے قاضی اکمل صاحب کو سمجھا تھا۔ جو شاعر ہیں۔ اور مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ میں نے یہ مضمون اس کے شائع ہونے کے معاً بعد ہی پڑھا تھا۔ اور میں نے سمجھا تھا۔ کہ اس سے چودہری صاحب کی بہت بے عزتی ہوئی ہے۔ اس میں چودہری صاحب پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ سب بے بنیاد ہیں۔

میں چودہری افضل حق کو جانتا ہوں وہ احرار پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اور مجاہد احرار کا آرگن تھا۔ احرار کے تعلقات جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی سالوں سے بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ میں نے مجاہد اور احسان وغیرہ اخبارات میں احرار لیڈروں کی طرف سے کئی آرٹیکل ایسے دیکھے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی سخت توہین کا موجب ہوتے ہیں۔

بجواب جرح۔ میں نہیں جانتا۔ کہ جماعت احمدیہ کی کوئی کیبنٹ ہے میں صدر انجمن احمدیہ کی کانسٹی ٹیوشن کے متعلق واقفیت نہیں رکھتا۔ مجھے اس کے ممبروں کا ذاتی طور پر کوئی علم نہیں۔ میں بعض پرانے احمدیوں کے نام جانتا ہوں۔ جو قادیان میں رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے شروع میں ہی بیعت کی تھی ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں۔ مرزا محمد اشرف صاحب۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب پیر منظور محمد صاحب۔ مرزا محمد شفیع صاحب ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب وغیرہ مجھے علم نہیں۔ کہ قادیان میں کوئی ایسے احمدی ہیں۔ جو سب اصول سے متفق نہ ہوں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ قادیان میں کوئی ایسی جماعت ہے۔ جو خیال کرتی ہے کہ امام جماعت احمدیہ بعض خاص اشخاص کے ہاتھ میں ہیں۔ اور عوام الناس کی کسی بات پر کان نہیں دھرتے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ قادیان میں کوئی ایسے لوگ ہیں۔ جو جماعت کے انتظامی طریق کار سے اختلاف رکھتے ہیں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کیا امام جماعت احمدیہ ہر معاملہ میں ناظر اعلےٰ سے مشورہ لیتے ہیں۔ مدعی خلیفہ صاحب کو مشورہ دیتا ہے۔ جب اس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ انتظامی معاملات کی تمام مشینری کو چلانے کا ذمہ وار ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جو آرڈر جاری ہوتے ہیں ان کی ذمہ داری انپر ہوتی ہے۔ یا ان کے مشیروں پر۔ میں اخبار "مجاہد" اکثر پڑھا کرتا تھا۔ یہ مضمون میں نے اشاعت کے معاً بعد پڑھا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ مضمون میں جس میٹنگ کا ذکر ہے۔ ہوئی یا نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کوئی شخص قادیان چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ مجھے علم نہیں کہ ہماری جماعت کا کوئی شخص احرار سے ملا ہوا ہے۔ اور احرار کو خبریں دیتا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ کسی احمدی پر یہ شک ہو کہ وہ ڈپٹی کمشنر کو غلط یا صحیح خبریں جماعت کے متعلق دیتا ہے۔

احرار احمدیوں کو تباہ کر دینا چاہتے ہیں۔ احمدیوں اور احراریوں کے مابین ایک بڑا اختلاف یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مانتے۔ احراری یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ غلط تھا۔ اختلاف تو بہت دیرینہ ہے۔ مگر مخالفت کی موجودہ تحریک احرار نے تین چار سال سے شروع کر رکھی ہے۔

"زمیندار" میں بھی ہمارے خلاف آرٹیکل نکلتے رہے ہیں۔ مضامین میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ احمدی اسلام کے دشمن ہیں۔ یہ مضامین عام طور پر بھی احمدیت کے خلاف ہوتے ہیں اور خاص افراد کے متعلق بھی۔ جن افراد کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان میں سے میں کسی کا نام نہیں بتا سکتا۔ احمدی یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ احرار کو احمدی بنا لیں گے۔ میں نے مجاہد میں چودہری افضل حق کے مضامین پڑھے ہیں۔ جن میں احمدیوں پر جھوٹے الزامات ہوتے ہیں۔ (مدعی کے وکلاء نے کہا۔ کہ ایسے مضامین والے پرچے ریکارڈ پر لائے جائیں گے۔)

ان مضامین کے متعلق نہ میں نے خود کوئی ایکشن لیا اور نہ جماعت کو کوئی ایکشن لینے کا مشورہ دیا۔ ۱۹۱۴ء میں

نقالوں سے بچئے صنف نازک کے لئے جدید بہترین زیور ۱۹ پیس کی شرط

کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں۔ ان کا رنگ و روپ مانند اصلی سونے کے قائم رہتا ہے۔ ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے کبھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں جہاں چاہو دکھالو۔ کوئی تجربہ کار صراف بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ اور ان کو دو سو روپے سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا۔ حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ کہ انکو پہن کر کوئی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے۔ وہ عورتیں جو دن رات اصلی سونا پہنتی ہیں۔ دیکھکر دنگ ہو جائیں گی۔ کہ بہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگا دو۔ سب کی نظر انپر نہ پڑے تو بات نہیں ہر سائز کی سٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جسمیں ۱۹ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصولڈاک صرف ڈھائی روپے (۲/۸) لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت۔ ملنے کا پتہ:۔ زین برادرس نمبر ۳ متھرا یوپی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں سے بعض لوگوں نے مولوی محمد علی صاحب کی سرکردگی میں ایک علیحدہ پارٹی بنالی تھی۔ میرے علم میں کوئی ایسا احمدی نہیں۔ جو یہ خیال کرتا ہو کہ جماعت کا رجحان زیادہ تر سیاسی کاموں کیطرف ہوگیا ہے۔ امام صاحب جماعت احمدیہ کے بعض خطبات میں بعض منافقوں کا ذکر ہے۔ مجھے یہ یاد نہیں۔ کہ امام صاحب جماعت احمدیہ نے کہا ہو۔ کہ ایسے لوگوں کی حرکات کی اطلاع مجھے دیا کرو۔

ایسٹر کے دنوں میں مجلس مشاورت کا اجلاس قادیان میں ہوتا ہے۔ میں بھی اس میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ مدعی اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ گزشتہ مشاورت پر کوئی ایسی تجویز پیش ہوئی ہو۔ کہ ہر احمدی اپنی جائداد کا ½ حصہ جماعت کو دے اور وہ مخالفت کی وجہ سے گرگئی ہو۔ ع۔ غ۔ اور ناظر سے معًا ذہن۔ مولوی عبد المغنی صاحب کی طرف جاتا ہے۔ میں قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو جانتا ہوں مجھے معلوم نہیں۔ کہ وہ معطل ہوئے تھے۔ یا نہیں ا یہ سوال کہ کیا بانیٔ جماعت احمدیہ کی ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اخرج منہ الیزیدیون۔ اور کہ کیا احمدی اس پیش گوئی کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور کیا بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ عقیدہ تھا کہ پیشگوئیوں کو مادی ذرائع سے بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عدالت نے روک دیا۔

بجواب مکرر جرح مجلس مشاورت میں چار پانسو نمائندے تمام ہندوستان کی جماعتوں کے شامل ہوتے ہیں۔ یہ سب کے سب مشورہ میں شامل ہوتے ہیں

شیخ غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن این ڈبلیو آر لاہور

میں چودہری فتح محمد صاحب کو جانتا ہوں یہ امام جماعت احمدیہ کے بعد سب سے اعلیٰ عہدیدار ہیں۔ اور ناظر اعلیٰ ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ رجسٹرڈ باڈی ہے۔ یہ انگلستان میں سب سے پہلے مشنری تھے۔ اور تین بار انگلستان گئے ہیں۔ میں نے مجاہد ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ مضمون اشاعت کے معًا بعد پڑھا تھا۔ یہ قطعًا غلط ہے۔ کہ چودہری صاحب خودغرض ہیں۔ اور امام صاحب جماعت احمدیہ کو غلط رستے پر لگا رہے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کہ ان کی سختیوں سے تنگ آکر کوئی شخص قادیان سے نکل گیا ہو۔ سرکاری حکام کے ساتھ ان کی کوئی سازباز نہیں۔ یہ سیال قوم سے ہیں۔ اور سیال جاٹ ہیں۔ قادیان میں کوئی سوسائٹی یا انجمن ایسی نہیں جسکا مقصد یہ ہو کہ امام جماعت احمدیہ تک یہ بات پونچائی جائے کہ مدعی انکو غلط رستے پر لگا رہا ہے۔ میری کوٹھی قادیان میں ہے۔ اور میری رہائش وہیں ہے۔ میں نگہ مدعی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس لئے مجھ پر تو اس کا اثر نہیں ہوا۔ لیکن مجھے اکثر باہر جانا پڑتا ہے۔ کئی لوگ مجھ سے پوچھتے رہے ہیں۔ کہ کیا یہ صحیح ہے۔ اور مجھے کئی لوگوں کو بالوضاحت بتانا پڑا کہ یہ پروپیگنڈا ہے۔ اخبار "مجاہد" احمدیت کے خلاف تھا۔ اور اس کا مقصد جماعت کو بدنام کرنا تھا۔ اور اس کے اہم ارکان کو ذلیل کرنا تھا۔ میں چودہری افضل حق کو جانتا ہوں۔ وہ احرار اسلام کے دفتر کے بالائی چوبارہ پر رہتے تھے۔ اخبار مجاہد بھی وہیں سے شائع ہوتا تھا۔ "ع۔غ ناظر" سے میں نے مولوی عبد المغنی صاحب سمجھا تھا۔ جو پہلے ناظر بیت المال تھے۔ اور اب ناظر دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ ی۔س۔ف۔ سے شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور مراد ہیں جو قرآن کریم کے مترجم ہیں۔ پاپائے س۔ ر۔ش سے میں نے مولوی سید سرور شاہ صاحب کو سمجھا تھا۔ کیونکہ نمازیں وہی پڑھاتے ہیں۔ "ا۔ ک۔ ل" سے مراد میں نے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل سمجھا تھا۔ جو شاعر ہیں۔ اور کئی اخباروں کے اڈیٹر رہے ہیں۔

بجواب جرح ۔ میں ۱۹۰۸ء سے قادیان میں رہتا ہوں۔ میں حبیب الرحمٰن کابلی اور رحمت اللہ کو نہیں جانتا میں کسی ڈاکٹر عبد اللہ کو نہیں جانتا جس نے قادیان کو چھوڑا ہو۔ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ سے آئے ہوئے ہیں۔ اور ابھی تک وہیں ہیں۔ میں ملازم ہوں۔ اور یہ نہیں جانتا۔ کہ قادیان میں کون آتا اور جاتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ امام جماعت احمدیہ کے تعلقات کیا ہیں۔ ہر ناظر اپنے محکمہ کا ذمہ وار ہوتا ہے اس مضمون کو پڑھ کر میں نے یہی سمجھا۔ کہ چودہری صاحب کو ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میرے نزدیک سارا آرٹیکل ہتک آمیز ہے۔ اس آرٹیکل میں چودہری صاحب کی قومیت اور ان کے خاندان پر حملہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان کے کام کے متعلق بھی۔ اور اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان کو لوگوں کی نظروں میں گرایا جائے۔ مجھے کسی ایسے شخص کا علم نہیں۔ جو موجودہ انتظامی ادارہ سے غیر مطمئن ہو میں گزشتہ اگست ۱۹۳۶ء تک لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر رہتا تھا۔ اور وہاں چار سال رہا۔ چودہری افضل حق سے کبھی میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میں احرار کے دفتر میں کبھی نہیں گیا۔ میں نے چودہری افضل حق کو کئی بار دفتر کے اوپر آتے جاتے دیکھا تھا۔ میں نے مظہر علی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ کو بھی احرار کے دفتر میں آتے جاتے دیکھا میں نے چودہری افضل حق کے بچوں کو وہاں اس کے ساتھ دیکھا تھا۔ عورتوں کے متعلق نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ پردہ کرتی ہیں۔ بالائی چھت پر پردے بنے ہوئے تھے۔ اس لئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہاں عورتیں رہتی تھیں۔ میں عمومًا مجلس مشاورت میں شریک ہوتا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ بھی اس میں تشریف لاتے ہیں۔ سب ناظر اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ناظروں کی کوئی خاص میٹنگ امام جماعت احمدیہ کی صدارت میں نہیں ہوتی۔

بیان لفٹیننٹ چودہری عبد اللہ خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر قصور

چودہری فتح محمد صاحب میرے خسر ہیں۔ اور سر ظفر اللہ خان صاحب میرے بڑے بھائی ہیں۔ چودہری فتح محمد صاحب کے دوسرے داماد لفٹیننٹ ملک محمد سلطان صاحب ہیں جو انڈین آرمی میں ہیں۔ چودہری صاحب جاٹ سیال ہیں۔ سیال جاٹوں میں سے معزز ترین قوم سمجھی جاتی ہے۔ یہ ضلع لاہور کے بہت بڑے زمیندار ہیں۔ جماعت احمدیہ میں صدر انجمن کے ناظر اعلےٰ ہیں ان کے دادا ذیلدار تھے۔

میں نے مجاہد ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کا مضمون دیکھا تھا۔ اس میں چودہری صاحب پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ بالکل غلط ہیں اس مضمون کو پڑھ کر مجھ پر یہ اثر ہوا تھا۔ کہ اس کی غرض چودہری صاحب کو ذلیل کرنا ہے۔ چودہری صاحب کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان نہیں پونچا۔ نہ ہی انہوں نے کبھی امام جماعت احمدیہ کو غلط رستے پر لگانے کی کوشش کی ہے۔ وہ ایسا کرنے کی جرأت ہی نہیں کرسکتے ان سے تنگ آکر کوئی شخص قادیان چھوڑ کر چلا نہیں گیا۔ قادیان میں پرانے احمدیوں کی کوئی ایسی کمیٹی نہیں۔ جس کا مقصد یہ ہو۔ کہ چودہری صاحب کے مظالم کو امام جماعت احمدیہ کے نوٹس میں لایا جائے "ع۔ د۔ غ۔ ناظر" سے میں نے مولوی عبد المغنی خان صاحب سمجھا تھا۔ ی۔س۔ف سے مراد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ہیں "پاپائے س۔ر۔ش سے مراد مولوی سید سرور شاہ صاحب ہیں

317

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعر۔ ک۔ ل سے مراد قاضی اکمل ہیں۔ احرار کے تعلقات جماعت احمدیہ سے سخت تلخ ہیں۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد کئی احمدیوں اور غیر احمدیوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ باتیں صحیح ہیں اور اگر یہ صحیح ہیں تو بہت بری بات ہے۔ اور کہ پھر چودہری صاحب کو انجمن میں ایسی پوزیشن حاصل نہیں ہونی چاہیئے۔

بجواب جرح:۔ مجھے علم نہیں کوئی ایسا احمدی قادیان میں ہو جو انتظامی طریق کار سے متفق نہ ہو۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کسی احمدی نے ناظروں کی پالیسی سے تنگ آکر قادیان کو چھوڑ دیا ہو۔ مجھے علم نہیں کہ عبد الکریم مباہلہ والا کبھی قادیان میں رہتا تھا۔ اور کہ اس نے قادیان کو چھوڑ دیا ہے۔

سوال۔ کیا یہ صحیح ہے کہ قریباً ایک سال ہوا۔ مدعی کو اپنے فرائض ادا نہ کرنے کی وجہ سے امام جماعت احمدیہ نے معطل کر دیا تھا۔ جواب۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ ایسا نہیں ہوا۔

بیان مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

قادیان میں پرانے احمدیوں کی کوئی خفیہ کمیٹی نہیں۔ ایسی کسی کمیٹی کا کوئی اجلاس میرے مکان پر کبھی نہیں ہوا۔ جس میں مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب اور قاضی اکمل صاحب وغیرہ نے تقریریں کی ہوں۔ ع۔ د۔ غ ناظر سے غالباً میں ہی مراد ہوں۔ اور کسی ناظر کے نام کے ساتھ یہ حروف مطابقت نہیں رکھتے۔ ی۔ س۔ ف سے مراد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ہیں جو مترجم قرآن بھی ہیں۔ "بابا" سے س۔ ر۔ ش سے مراد صراحتاً مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ جس میٹنگ کا اس آرٹیکل میں ذکر ہے۔ یہ بالکل فرضی ہے۔ شاعر احمدیت ک۔ ل۔ سے مراد قاضی اکمل ہیں کوئی اور ایسا احمدی شاعر نہیں جس کے نام میں یہ حروف ہوں۔ یہ سب

الزامات غلط ہیں۔ چودہری صاحب نے کبھی امام جماعت احمدیہ کو غلط راستے پر لگانے کی کوشش نہیں کی۔ نہ ہی کوئی ایسی بات کی ہے۔ جس سے تنگ آکر کوئی احمدی قادیان چھوڑ گیا ہو۔ کبھی کسی سرکاری افسر کے ساتھ جماعت کے خلاف سازباز نہیں کی۔ یہ جاٹ قوم سے ہیں۔ اور بڑے معزز خاندان سے ہیں۔ آپ تین دفعہ انگلستان جا چکے ہیں۔ اتھارٹی کے لحاظ سے چودہری صاحب امام جماعت احمدیہ سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ اور ان کا کام دوسرے ناظروں کے کام کی نگرانی ہے۔ کل آٹھ ناظر ہیں۔ احرار کے تعلقات ہمارے ساتھ سخت مخالفانہ ہیں۔ یہ مضمون پڑھ کر مجھ پر یہ اثر ہوا تھا۔ کہ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ چودہری صاحب کو لوگوں کی نظروں میں گرایا جائے۔ اور جماعت کو بدنام کیا جائے۔ اگر یہ الزامات صحیح ہوں۔ تو چودہری صاحب ایک شریف آدمی بھی نہیں سمجھے جا سکتے چہ جائیکہ ناظر اعلیٰ رہ سکیں۔

بجواب جرح:۔ چودہری صاحب کسی خاص نظارت کے انچارج نہیں ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن فائینل ہوتے ہیں۔ کسی خاص معاملہ میں امام جماعت احمدیہ کی منظوری لی جاتی ہے۔ عام طور پر نہیں۔ ناظر اپنے محکموں کے خود ذمہ دار ہیں۔ اور ناظر اعلیٰ ان کے کام کی نگرانی کرتے ہیں ناظر امور عامہ ہی کسی شخص کے جماعت سے اخراج کے متعلق کارروائی کرتے ہیں کبھی کبھی وہ دوسرے ناظروں سے بھی مشورہ کر لیتے ہیں۔ اور اسی طرح امام جماعت احمدیہ سے بھی بعض دفعہ مشورہ کر لیتے ہیں۔

کسی دوکاندار سے جو بددیانت ثابت ہو۔ لین دین نہ کرنے کے متعلق ناظر امور عامہ ہی ہدایات جاری کرتے ہیں۔ مدعی کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ صدر انجمن کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے کئی کیس ہونگے جن کا امام جماعت احمدیہ کو علم تک

نہ ہوگا۔ میں ۱۹۱۳ء سے قادیان میں رہتا ہوں۔ مولوی عبد الکریم مباہلہ والا پہلے احمدی تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مبلغ تھا یا نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اسے کوئی تنخواہ انجمن سے نہیں ملتی تھی۔ وہ قادیان سے چلا گیا تھا۔ پانچ سال سے زائد عرصہ ہوا۔ وہ چلا گیا ہے۔ میں حبیب الرحمن کابلی کو جانتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں۔ وہ کہاں ہے۔ یہ علم نہیں کہ وہ ناراض ہو کر قادیان سے گیا تھا۔ میں عبد المجید مٹھائی فروش کو جانتا ہوں۔ یہ علم نہیں۔ کہ وہ انتظامی ادارہ سے ناراض ہے۔ چودہری صاحب چار پانچ سال سے ناظر اعلیٰ ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کے بعد انتظام کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ ذمہ دار ہے۔ جس کے ناظر اپنے اپنے محکموں کے ذمہ دار ہیں۔ اور چودہری صاحب انجمن کے صدر ہیں۔ میرے علم میں

کوئی منافق قادیان میں نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ کسی موقع پر قادیان میں منافقین کے وجود کا سوال انجمن میں زیر بحث آیا ہو۔

امام جماعت احمدیہ نے ایک خطبہ میں یہ ذکر فرمایا تھا۔ کہ جماعت میں بعض منافق ہیں مگر کسی کا نام نہیں لیا تھا۔ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ بعض کا مجھے علم ہے مگر میں ان کے نام نہیں بتاتا۔ چودہری صاحب ناظروں کے لئے کوئی پالیسی مقرر نہیں کرتے۔ امام جماعت احمدیہ جس معاملہ کے متعلق جس سے چاہیں مشورہ کر سکتے ہیں۔ ناظر اعلےٰ کو امام جماعت احمدیہ خود مقرر کرتے ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ چودہری صاحب کو غفلت کی وجہ سے ایک سال کا عرصہ ہوا۔ معطل کر دیا گیا تھا۔

ماتحت عدالتوں سے رشوت ستانی کے استیصال کی ایک اور تجویز

لاہور۔ یکم مارچ۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے عدالتوں سے رشوت ستانی جیسی برائیوں کے استیصال کے لئے ایک اور اقدام کیا ہے۔ اس بارے میں ایک جدید سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس کے مطابق وکیل کو اختیار دیا جائے گا۔ کہ عدالت کے رجسٹر کا بغیر کسی فیس کی ادائیگی کے معائنہ کر سکے۔ ہائی کورٹ کے رجسٹرار نے پنجاب اور صوبہ دہلی کے ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں اور ڈسٹرکٹ ججوں کے نام حسب ذیل سرکلر جاری کیا ہے۔

مجھے اس امر کے اظہار کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ آنریبل جج ایک ایسی سکیم پر غور و خوض کرتے رہے ہیں۔ جس کے مطابق تجویز کی گئی ہے۔ کہ وکیل کو بشرط ضرورت مقدمہ کی خصوصیات معلوم کرنے کیلئے بغیر کسی چارج کے عدالت کے رجسٹر کے معائنہ کی اجازت دی جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس اقدام کے ماتحت عدالتوں سے رشوت ستانی کی لعنت کو دور کرنے میں بھی امداد ملے گی۔ آنریبل ججوں نے حکومت پنجاب کی پہلی منظوری کے مطابق فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اس سکیم پر آزمائشی طور پر ایک سال تک عمل درآمد کیا جائے۔ رجسٹروں کے معائنہ میں یہ شرط خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ صرف وکیل کو رجسٹر کے معائنہ کی اجازت ہو گی۔ اس کے منشیوں میں سے کسی ایک کو رجسٹر دیکھنے کے لئے نہیں دیا جائے گا۔ وکیل کے لئے لازم ہو گا کہ پریزائیڈنگ آفیسر سے اس بارے میں قبل از وقت اجازت لے معائنہ کرتے وقت عدالت کا ایک افسر وکیل کے پاس ہوگا۔ اس بارے میں وکیل سے کسی قسم کی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔

سرکلر میں ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ اس سکیم پر فی الفور عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔ اور ایک سال کے بعد نتائج کے متعلق ہائی کورٹ کو مطلع کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعدالت بخشی شیر سنگھ صاحب بہادر بی اے ایل ایل بی پی سی ایس

صاحب جج بہادر تمنازعہ جائیداد دیوالیاں گوجرانوالہ

نمبر مقدمہ ۲۴۔ سال ۱۹۳۶ء

فضل الدین ولد سربلند قوم جٹ ساکن دو برجی تحصیل گوجرانوالہ دیوالیہ

بنام

انجمن امداد باہمی دو برجی تحصیل گوجرانوالہ
محمد صادق ولد حسنہ قوم جٹ ساکن نوکریال تحصیل شیخوپورہ
ہند ولد چوہڑ نمبردار قوم جٹ ساکن دو برجی تحصیل گوجرانوالہ
عمر ولد اللہ دتا قوم جٹ ساکن راجھا
دولت رام ولد گنڈا قوم کھتری ساکن ماڑی بھندراں ضلع گوجرانوالہ
میاں عطاء الٰہی ولد حسام الدین قوم قریشی ساکن اروپ تحصیل گوجرانوالہ

مقدمہ بالاعنوان میں جملہ قرضخواہان مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فضل الدین دیوالیہ کو بحکم مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۳۷ء ڈسچارج کیا گیا ہے۔ مگر چونکہ اس کی جائیداد سے کم آٹھ آنہ فی روپیہ وصول ہوا ہے۔ اس لئے دیوالیہ مستحق قطعی ڈسچارج نہیں ہے۔ لہذا اس کا ڈسچارج ۱۵ر جون ۱۹۳۷ء تک ملتوی رہے گا۔

بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر فروری ۱۹۳۷ء کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ سماٹرا و جاوا

جملہ جماعتہائے احمدیہ انڈونیسیا (سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو سلیبس وغیرہ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انجمن احمدیہ پیڈانگ (سماٹرا) کے پریذیڈنٹ جناب ڈمنگ ڈاتو پوتی کو مقرر کیا جاتا ہے۔ جو پریذیڈنٹ اعلےٰ جناب محی الدین صاحب آف بٹاویہ کے ماتحت ہونگے۔

قائم مقام ناظر اعلےٰ۔ قادیان

استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں تین استانیوں کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری کو پڑھا سکیں۔ اور ٹرینڈ ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۱۵-۱-۲۰ ہوگا۔ درخواستیں بنام مینیجر نصرت گرلز سکول آنی چاہئیں۔ مینیجر نصرت

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ

صوبہ سندھ کی جملہ احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کے لئے خاں صاحب نعمت اللہ خاں صاحب ریلوے برج انسپکٹر کوٹری کو ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

قائمقام ناظر اعلےٰ

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ عائشہ بیگم کا نکاح بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ منجملہ (حق مہر بانصد) زیور ایک ہزار روپیہ سیٹھ صدیق احمد ولد حاجی محمد امین صاحب سکنہ بھیرہ حال حیدرآباد سندھ سے مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے مبارک کرے۔ والسلام۔ خاکسار شیخ [illegible] بخش سیٹھی احمدی سکنہ قادیان

امرت دھارا کے چھتیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں ماہ مارچ میں امرت دھارا اور اس کے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!!

جناب کوی مہ نو دو ید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و اشوگری کے تیار کردہ

چند نئے عجائبات

جن کو بعد تجربات کے اس ماہ میں مشتہر کیا گیا ہے اور ۳۱ر مارچ تک وہ نصف قیمت پر مل سکتے ہیں! اشتہار میں اصل قیمتیں درج ہیں مارچ میں نصف قیمت ہوگی!

موتی وٹی یہ دوائی عورتوں کے واسطے ان کی تمام طاقتوں کو بڑھانے کے واسطے ہے۔ ساتھ ہی جریان الرحم (سفید رطوبت) اور حیض کی کثرت کو بھی فائدہ مند ہے۔ خاص اس کا فائدہ اسقاط حمل کو روکنا ہے جن عورتوں کا حمل گر جاتا ہے وہ حمل شروع ہونے پر اسکو شروع کر کے اسقاط کے وقت کے بعد تک اکل حالت حمل میں استعمال کریں۔ اسقاط مالک کی دیا سے رکے گا اور بچہ تندرست و خوبصورت ہوگا۔ اس مطلب کے واسطے موتی پاک مدتوں سے ہمارے ہاں تیار ہوتا ہے۔ گرم مزاج عورتوں کو کچھ گرمی کرتا ہے۔ اس واسطے گرم مزاجوں کے واسطے اس کو تیار کیا ہے۔ قیمت ۳۰ گولی چار روپے۔ ۷ گولی ایک روپیہ (عہ)

دل آنند آجکل بلڈ پریشر یعنی خون کی زیادتی کا مرض بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان پریشر ناپنے والے جنتر سے بلڈ پریشر کی زیادتی کتنی ہے بتلاتے ہیں مگر دوائی ابھی تک ان کے پاس نہیں ہے۔ آیورویدک سائنس میں یہ کمال ہے کہ ہر مرض کی دوائی بہترین تیار ہو سکتی ہے۔ صرف تحقیقات کی ضرورت ہے یہ دوائی بلڈ پریشر کی زیادتی کو دور کرتی ہے۔ دل دماغ کی گرمی خشکی کو دور کر کے خوشی و تسکین دیتی ہے۔ ایک دن میں ہی اس کا صحت بخش اثر معلوم ہوتا ہے۔ نیند آتی ہے۔ وہم دور ہوتے ہیں۔ بھوک بڑھتی ہے۔ نیز ان سینی یعنی پاگل پن۔ اناد بھوت انماد۔ مالیخولیا کے واسطے یہ گولیاں اکسیر ہیں قیمت ۱۶ گولی ایک روپیہ

ہنسلاگ یہ دوائی بواسیر ہر قسم کو دور کرتی ہے بلکہ خون پیدا کر کے جسم کو طاقت دیتی ہے۔ چربی اور بلغم کو کم کر کے موٹاپا کو کم کرتی ہے اور قبض کو دور کرتی ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اور فیدی خون کو نافع ہے۔ دن بدن طاقت بڑھاتی ہے اور اس واسطے دبلے پتلے شخص کو سڈول کرتی ہے قیمت ۸۰ گولی دو روپیہ ۴۰ گولی ایک روپیہ

جیسٹ رس ٹیبلٹ یہ سستی کو دور کر کے پھرتی لانے اور سر درد وغیرہ دردوں کو مٹانے کے واسطے ہے۔ اس قسم کی چیزیں ولایت سے آکر لاکھوں روپیہ کی بکتی ہیں اب ایسی ودیشی اشیاء کی ضرورت نہیں۔ یہ ٹکیہ چائے گرم دودھ یا پانی کے ساتھ ہی کھانے سے چند منٹوں کے اندر سر درد اور دیگر درد ہائے اعصابی دور ہو جاتی ہیں اور پھر جسم سست نہ ہو کر پھرتی اور طاقت جسم میں آتی ہے۔ جب کسی سبب سے طبیعت سست ہو۔ اس کی دو گولیاں کھا کر دیکھئے۔ کتنی جلدی کام پر پھر طبیعت لگتی ہے۔ درد گنٹھیا کو بھی ان گولیوں سے تسکین ہوتی ہے۔ کمزوری اعصاب اور عام کمزوری۔ بدہضمی۔ اپھارا وغیرہ کو بھی نافع ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ ۲۰ گولیاں ۸/

ڈبہ امساک

تجربہ سے پتہ لگا ہے کہ امساک کی ادویہ ہر ایک شخص پر یکساں اثر نہیں کرتی ہیں۔ جن لوگوں کو سرعت کی بیماری ہے ان کو کبھی کبھی کسی اچھی دوائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ان کے واسطے کون اچھی ہے۔ اس کا فیصلہ بڑا مشکل ہے۔ اس لئے وہ ساری عمر ایک کے بعد دوسری دوائی استعمال کر کے تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔ ہم نے ۱۶ مختلف ادویہ کا یہ ڈبہ تیار کیا ہے جس میں کھانے کی ادویات کے علاوہ صرف ہاتھ پاؤں پر ملنے کی ادویہ بھی شامل ہیں۔ جس میں ہر ایک چیز کا مکمل بیان اس کے کل اثرات اور ترکیب استعمال لکھ دیا ہے۔ یہ مدتوں کام بھی آوے گا۔ اور باری باری ایک سے ایک کام لینے سے ہر شخص یہ بھی معلوم کر لے گا۔ اس کو پھر منگوا لیوے اور کام لیوے اس میں نرم و تیز ہر قسم کی ادویہ امساک ہیں۔ قیمت فی ڈبہ صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲۵ لاہور المشتہر:۔ مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ سامرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

318

اولی الامر منکم اور مولوی ظفر علی صاحب کے والد ماجد

اخبار زمیندار اور بعض دوسرے معاندین آئے دن جماعت احمدیہ پر یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ انگریزی حکومت کو اولی الامر منکم کہتی اور اور اس کی اطاعت کی تلقین کرتی ہے۔ ان کے نزدیک موجودہ حکومت نہ اولی الامر منکم کی مصداق ہے۔ اور نہ اس کی اطاعت ضروری ہے۔ اس بارے میں مولوی ظفر علی صاحب مالک زمیندار کے والد ماجد مولوی سراج الدین صاحب مرحوم کی ایک تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس میں انہوں نے اولی الامر منکم سے مراد موجودہ گورنمنٹ ہی لی ہے۔ اور اس کے خلاف کہنے والوں کے متعلق ایک فتویٰ بھی صادر کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی ہے اور رنج بھی کہ حضرت اقدس امام وقت و مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد خان صاحب قادیانی مدظلہم نے اپنے بعض معتقدین کے سوال کے جواب میں یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ ایجوکیشنل جدید (یعنی نمبر ۳ سالہ سید احمد علی سبزواری متعلقہ نوآبادی) کے خلاف زمیندار کے جو جلسہ ہائے ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں ان میں ان کو شامل نہ ہونا چاہیئے

"بلاشبہ یہ امر ہماری خوشی کا باعث ہے۔ کہ ہماری قوم کے لیڈر اور پیشوا گورنمنٹ کی مخالفت کو خلاف مذہب خیال کرتے ہیں اور ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے۔ قرآن کریم میں صاف حکم ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اس کی صحت میں جو شک لادے وہ کافر ہے۔ اور اس کی تعمیل میں جو قصور کرے وہ گنہ گار ہے۔"

(اخبار زمیندار جلد ۵ عدد ۱۶ صفحہ ۷ کالم ۱)

سید احمد علی سبزواری مولوی فاضل

پنجاب کی فصل کپاس کا چوتھا تخمینہ بابت سال ۳۶ء

برطانوی اضلاع میں رقبہ زیر کاشت کپاس مجموعی طور پر تخمیناً ۲۹۱۰۱۰۰۰ ایکڑ ہے۔ (جس میں ۹۰۰ ایکڑ رسمی تخمینہ کے شامل ہیں) یہ رقبہ تیسرے تخمینہ سے بقدر ۴۷۰۰ ایکڑ زیادہ ہے۔ موجودہ رقبہ سال گذشتہ کے اصل رقبہ سے بقدر ۴ فی صدی زیادہ ہے۔ اس اضافہ کی بیشتر وجہ یہ ہوئی۔ کہ گذشتہ سال قیمتیں گراں رہیں۔ موسمی ہوائیں قبل از وقت بارش لے آئیں۔ موسمی حالات سازگار رہے۔ اور تخم ریزی کے وقت نہروں میں پانی بافراط رہا۔ فصل کو پکانے کے لئے بھی نہروں میں کافی پانی تھا۔ مجموعی رقبہ میں سے ۱۵۶۱۵۰۰ ایکڑ رقبہ میں بروئے اطلاع دیسی کپاس اور ۱۳۴۸۶۰۰ ایکڑ رقبہ میں امریکن کپاس بوئی گئی ہے۔

برطانوی اضلاع میں مجموعی پیداوار اب تخمیناً ۱۳۲۳۱۰۰ گٹھے ہے۔ جو گذشتہ سال کی نسبت بقدر ۷ فی صدی زیادہ ہے۔ مجموعی پیداوار تیسرے تخمینہ کے اعداد سے بقدر ۲۷۲۸۰۰ گٹھے زیادہ ہے۔ اور حساب کی رو سے فی ایکڑ ۴۵ر۰ گٹھے صاف کردہ روئی کے برابر ہے۔ گذشتہ سال یہ پیداوار فی ایکڑ ۴۴ر۰ گٹھے تھی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

قادیان میں تین نہایت باموقعہ جائدادیں رہن ملتی ہیں

اس وقت قادیان میں تین مختلف موقعوں پر نہایت باموقعہ دوکانیں رہن باقبضہ ملتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ خواہشمند اصحاب جو اپنے سرمایہ کو سودمند اور خدا کے فضل سے یقینی طور پر فائدہ مند کاروبار پر لگانا چاہیں۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوکانات ایسے موقعہ کی ہیں۔ کہ انشاء اللہ وہ کبھی کرایہ داروں سے خالی نہیں رہ سکتیں۔ تفصیل یہ ہے۔

ملہ:۔ دوکانات متصل احمدیہ چوک تعدادی ۴ عدد جن میں اس وقت ڈاکٹر احسان علی صاحب اور سلطان برادرز وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور نہایت باموقعہ ہیں موجودہ کرایہ سترہ روپیہ ماہوار ہے۔ مگر زیادتی کی گنجائش ہے۔ زیر رہن مجوزہ تین ہزار روپیہ۔ انہیں دکانوں کے ساتھ ایک پختہ وسیع مکان بھی رہن ملتا ہے۔ جس میں اس وقت نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری ہے۔ جس کا کرایہ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اور مجوزہ زیر رہن ساڑھے چار ہزار روپیہ ہے۔ گویا ہردو کا زیر رہن ساڑھے ۷ ہزار روپے ہے

ملہ:۔ دوکانات متصل سٹار ہوزری فیکٹری تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت جنرل سروس کمپنی وغیرہ بطور کرایہ دار ہیں۔ پختہ نئی بنی ہوئی دوکانیں ہیں اور بہت باموقعہ ہیں۔ اور بڑے بازار کے ساتھ فراخ جگہ واقع ہیں۔ موجودہ کرایہ للعدد رروپیہ ماہوار ہے۔ زیر رہن مجوزہ ساڑھے چار ہزار روپیہ

ملہ:۔ دوکانات متصل سبزی منڈی و نزد ڈاک خانہ تعدادی ۵ عدد جن میں اس وقت بھائی حاکم دین صاحب و شیخ محمد اکرام صاحب وغیرہ کرایہ دار ہیں۔ موجودہ کرایہ صہ۵ ماہوار۔ لیکن معقول زیادتی کی بھی گنجائش ہے۔ یہ دوکانات بڑے بازار کے نہایت بارونق حصہ میں واقع ہیں۔ اور پختہ اور نئی بنی ہوئی ہیں۔ زیر رہن مجوزہ پانچ ہزار روپیہ

مذکورہ بالا ہرسہ جائدادوں کے متعلق خواہشمند اصحاب میرے ساتھ فیصلہ فرمالیں۔ رہن باقبضہ ہوگا۔ اور شرائط رہن مطابق شریعت اسلامی ہوں گی۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد۔ قادیان ۲۷/۲/۳۷

رسالہ "تعلیم الدین" کے متعلق اعلان

متعدد بار احباب نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اسباق القرآن کی طرز پر قرآن مجید کی تعلیم کا سلسلہ ناواقفوں کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا تھا۔ اور اس کا جاری رکھنا ازبس ضروری ہے۔ حال ہی میں نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لینے پر ایک دوست نے فیروز پور سے پھر اس کے متعلق مجھے تحریک کی اور میں نے حکیم محمد عبداللطیف صاحب گجراتی سے وعدہ کیا۔ کہ اگر وہ ہفتہ میں دو دن میرے پاس آجایا کریں۔ تو میں انشاء اللہ انہیں ان کے رسالہ "تعلیم الدین" کے لئے سبق لکھوا دیا کروں گا۔ چنانچہ آج میں نے ان سے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے نظارت کی اجازت کے بعد ایک ماہواری رسالہ تعلیم الدین کی غرض سے شائع کیا ہے۔ اور اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ سالانہ رکھی ہے۔ جو بہت معمولی قیمت ہے۔ اور اس میں میرے تیار کردہ سابقہ اسباق بھی شائع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں آئندہ بھی انشاء اللہ ان کی مدد حسب توفیق کرتا رہوں گا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر احباب نے حکیم صاحب کیساتھ تعاون کیا۔ تو ان اسباق کا سلسلہ الگ طور پر بھی شائع ہونے کے قابل ہو جائیگا۔ رسالہ مذکور میں حکیم صاحب نے احادیث اور دیگر دینی مسائل کو بھی اسی طرح اسباق کی شکل میں چلایا ہے۔ اور مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل کو دکھلانے کے بعد طباعت کیلئے بھیجتے ہیں۔ اس میں ان احباب کیلئے جو اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام رکھتے ہیں بہت کچھ سہولت کا سامان ہے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے بچوں اور اہل بیت کی دینی تعلیم کے نقص کو اس کی مدد سے دور کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت م۔ معرفت مینجر صاحب الفضل ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۰ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر تو کوئی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

تفضل خدا تندرستی، جوانی کا منہ دکھانیوالی کامیاب، معتبر ادویات

قادیان کا قدیمی۔ مشہور عالم اور بینظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج سرمۂ نور (رجسٹرڈ)

اطباء، ڈاکٹر، رؤساء، امراء و عوام کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ امراض چشم میں مفید اور بے ضرر ثابت ہو چکا ہے۔

ضعف بصر۔ موتیا بند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ گوہانجی۔ پڑبال۔ اندھراتا۔ خارش۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند۔ سفیدی چشم۔ لیسدار رطوبت وغیرہ وغیرہ کے لئے تریاق ہے۔ امراض چشم میں تاثیر اور فوائد کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے

طاقت گولی (رجسٹرڈ) کی جواں مرد بنا کر صاحب اولاد اور شباب کی بہار دکھاتی ہے۔ قیمت شیشی یک صد گولی صرف اڑھائی روپے

طلاء عنبری کی بیرونی مالش سے بلا تکلیف پٹھے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

اکسیر مردمی (رجسٹرڈ) کا جریان جڑھ سے دور ہو کر دوبارہ طاقت پیدا ہو تو ہم ذمہ دار۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

تریاق معدہ (رجسٹرڈ) کا معدہ۔ جگر۔ آنتوں کی ہر تکلیف کے لئے بہترین۔ قیمت شیشی اونس آٹھ آنے ۸

اکسیر اٹھرا کا استقاط حمل و اٹھرا کا مجرب علاج ہے۔ بے اولادی کا داغ شرطیہ مٹ جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ بارہ آنہ مکمل خوراک دس تولہ سات روپے

افونا کی مغلائی کانوں والا بھوڑا خطیہ بغیر اپریشن کے نابود۔ داد جنبل خارش اور ہر قسم کے زخموں کا تریاق ہے۔ قیمت شیشی اونس ایک روپیہ نصف اونس نو آنے (۹)

اکسیر النساء کی ماہواری ایام کا کم یا زیادہ آنا درد یا تکلیف سے آنا۔ اٹھرا اختناق الرحم غرض امراض مستورات کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

سیلان الرحم کی عورتوں کی سفید رطوبت کے اخراج کو جڑھ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ

موتی منجن کا پائیوریا اور گوشت خورہ کے لئے تریاق ہے۔ دانتوں کو مضبوط۔ چمکدار۔ کیڑوں کا قاتل۔ امراض دندان کا تیر بہدف علاج ہے۔ قیمت چھ آنے

بچوں کا شربت کی بدہضمی۔ ہچکی۔ قبض۔ سوکھا۔ دانت نکلنے کی تکلیف اور اکثر امراض اطفال میں اس کا استعمال بچوں کو موٹا تازہ اور خوبصورت کر کے وزن بھی بڑھاتا ہے۔ قیمت شیشی چار اونس بارہ آنے۔ دو اونس سات آنے۔

قبض کشا کی بلا تکلیف و بد مزگی قبض رفع ہو کر دائمی قبض بھی نہیں رہتی۔ قیمت پچاس گولی صرف نو آنے ۹

اکسیر طحال تلی کا درد۔ سوزش۔ ورم۔ بلکہ معدہ، جگر کے ہر قسم کے نقص کو دور کر کے طاقت پیدا کرتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر بواسیر کے استعمال سے سب شکایات رفع ہو کر بلا تکلیف سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

اکسیر خنازیر کی سینکڑوں بار تجربہ میں آچکی ہے۔ موجودہ گلٹیوں کو تحلیل و نابود کرنے ہمیشہ کے لئے خنازیری جراثیم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف تین روپے

حب کھانسی کی اسکی پہلی خوراک سے ہی کھانسی کو آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ قیمت فی درجن ڈھائی آنے فی سیکڑہ بارہ آنے

کالی کھانسی کی بچے یا جوان۔ کھانستے کھانستے بیدم ہو جایا کرتے ہوں۔ شدت کھانسی سے قے آجاتی ہو۔ اس کے لئے شرطیہ مفید ہے۔ قیمت فی درجن چار آنے فی سیکڑہ ڈیڑھ روپیہ

رفیق کامل کی سواسو بیماریوں کا مجرب اور آزمودہ علاج۔ ہر مرض میں استعمال کر کے حکماً جادو کا اثر دیکھیں۔ رفیق کامل کی شیشی ہر وقت سرمہ نور کی طرح پاس رکھیں۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ سات آنے

جوارش عنبری

طلاء، مروارید، یاقوت، کستوری، کہربا، عنبرہ نہایت قیمتی اور زعفران بے نظیر مرکب۔ تمام نسخوں کی شہنشاہ اور تمام مفرح معجونوں کا بادشاہ۔ اس کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ بیک بڑھاپا اور ناتوانیاں اور مقویات تمام اعضائے رئیسہ اور خون پیدا کرنے والا۔ جسمانی محنت۔ دماغی محنت۔ حافظہ کو درست۔ بے حسی اور غشی ہو۔ اس کی ایک ہی خوراک چست و توانا بنا دیتی ہے۔ بیماری اور غیر بیماری میں بطور مفرح استعمال کی جا سکتی ہے۔ رؤساء و امراء اور طلباء کے لئے ایک بیش بہا تحفہ ہے۔ قیمت شیشی پانچ تولہ چار روپے

کشتہ فولاد کمی خون و اعضائے رئیسہ کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ فی ماشہ آٹھ آنے

تمام ادویات ملنے کا پتہ:۔ محمد حیات منیجر شفاخانہ "رفیق حیات" قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگورہ یکم مارچ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر رشدی اراس وزیر خارجہ ترکیہ ۵ امارچ کو بذریعہ طیارہ بغداد روانہ ہو جائیں گے۔ بغداد سے طہران جائینگے اور ترکی۔ عراق۔ ایران اور افغانستان کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد یکم اپریل تک انقرہ پہنچ جائیں گے۔

ایتھنز یکم مارچ ۔حکومت ترکیہ اور یونان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق حکومت ترکیہ ۵ لاکھ پونڈ کے بم حکومت یونان کو مہیا کرے گی۔

لاہور یکم مارچ "احسان" ۳ مارچ نے "علامہ عبد اللہ یوسف علی کی عربی دانی اور علامگی کا راز طشت از بام ہوگیا" کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ ۲۸ فروری کو حبیبیہ ہال میں اسلامیہ کالج کی ہفتہ وار مجلس وعظ منعقد ہوئی مجلس میں قرآن کریم کی مقررہ آیات تلاوت ہوتی ہیں۔ اور پرنسپل صاحب ان کا ترجمہ اپنے انگریزی ترجمہ قرآن سے پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ ۲۸ فروری کو سب سے پہلے حسب قاعدہ ایک طالبعلم نے قرآن مجید سے کچھ آیات پڑھیں۔ جس کے بعد پرنسپل صاحب اپنا انگریزی ترجمہ سنانے کے لئے اٹھے لیکن حاضرین مجلس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے ایک ایسی انگریزی عبارت سنی۔ جسے قرآن مجید کی اصل آیات سے کوئی نسبت نہ تھی۔ اس پر پروفیسر عبد البشیر آذری نے اٹھ کر پرنسپل صاحب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ نے جو ترجمہ پڑھا ہے۔ وہ ان آیات کا ترجمہ نہیں جن کی تلاوت کی گئی ہے۔ اس انکشاف نے محفل کا رنگ بدل دیا۔ قصہ یوں ہوا۔ کہ تلاوت کرنے والے طالب علم نے مقررشدہ آیات کی بجائے کوئی اور آیات پڑھ دیں۔

راولپنڈی یکم مارچ ۔شمالی کمانڈ راولپنڈی کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزیرستان میں بلا اجازت تمام اشخاص کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے اس سے فوجی حکام رائل ایر فورس اور سیاسی حکام مستثنیٰ ہونگے۔ تنائی گل کاچ روڈ کو بھی بند کر دیا گیا ہے۔ مگر پشاور کوہاٹ روڈ اور نوشہرہ پشاور روڈ پر شام کے ساڑھے پانچ بجے تک ٹریفک جاری رہے گا۔ سڑکوں پر چلنے والوں کے لئے شدید حکم دیا گیا ہے۔ کہ ساڑھے ۶ بجے کے بعد قطعی طور پر سفر نہ کریں۔

پیرس یکم مارچ ۔ ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے۔ کہ فرانسیسی مراکش میں جنگ اور بغاوت پھوٹنے والی ہیں۔ اور عرب فرانس کے خلاف جہد آزادی کا علم بلند کرنے والے ہیں۔ اس لئے فرانس کے جنگی ارکان میں عربوں کی امکانی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے تبادلہ خیالات شروع ہوگیا ہے۔

سیالکوٹ یکم مارچ ۔وزیر بلدیات نے مقامی میونسپل کمیٹی کو بحال کرنے کے بارے میں سرکاری افسروں اور اہل شہر سے تبادلہ خیالات کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انتظامات کی تجدید اور دوبارہ کی از سر نو تنظیم کے بعد بلدیہ کو بحال کر دیا جائے گا۔

کلکتہ یکم مارچ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دیوان بہادر ڈاکٹر ایل۔ کے اننت کرشنا آئیر جو علم قومی الانسان کے مشہور عالم تھے۔ اور جنہیں ۱۹۳۴ء میں مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں نے لیکچر دلانے کے لئے مدعو کیا تھا۔ اور اسی سال علم الانسان اور علم قومی الانسان کی بین الدولی کانفرنس میں ہندوستان کی طرف سے نمائندگی کی تھی۔ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

کپورتھلہ یکم مارچ ۔کپورتھلہ کے وزیر اعظم کرنل فشر اس ماہ اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔

رنگون یکم مارچ ۔برما کے وزیر جنگلات مسٹر بو باپے اور وزیر تعلیمات مسٹر یو تھین ماؤنگ نے دارالمندوبین کی پاس کردہ عدم اعتماد کی اس ووٹ کی بنا پر جو ان کے خلاف پیش کی گئی تھی استعفیٰ دائر کر دیئے ہیں۔ لیکن گورنر برما کی درخواست پر انہوں نے جانشینوں کے معرض عمل میں آنے تک ان عہدوں پر فائز رہنا قبول کر لیا ہے۔

جبوتی یکم مارچ ۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ مارشل گرزیانی پر بم پھینکنے سے اس کے جو زخم آئے تھے۔ ان کے باعث اس کی حالت تشویشناک ہے بم کے ٹکڑے اس کے پھیپھڑوں کے ایک حصہ میں گھس گئے ہیں۔ جس سے خون جاری ہوگیا ہے۔

لنڈن یکم مارچ ۔ برطانیہ میں ان دنوں سخت طوفان آرہے ہیں۔ اور شدید برف باری ہوگئی ہے۔ شمالی ویلز سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں متعدد دیہات میں بجلی کے تار کٹ گئے بیان کیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ گذشتہ ۱۷ سال میں مرطوب ترین مہینہ گذرا ہے اور سکاٹلینڈ کے بعض حصوں میں اس قدر برف باری ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ ۵۰ سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی موسم کی اس شدید کیفیت سے گیارہ اموات ہوئی ہیں۔ سکاٹلینڈ کے شمال میں لوگوں کو برف اکھاڑ کر اپنے گھروں سے نکلنے کے لئے راستہ نکالنا پڑا۔ آخر شہر میں ایک ریل گاڑی کو برف باری سے مجبور ہو کر چھ گھنٹے تک ٹھہرنا پڑا۔

لنڈن یکم مارچ ۔ امید کی جاتی ہے کہ ایسٹر کے بعد دارالعوام میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کا مقصد وزراء کی تنخواہوں میں مطابقت پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ اس بل میں یہ امر پیش کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم کی تنخواہ ۵۰۰۰ ہزار پونڈ سالانہ سے ۸ ہزار پونڈ کر دی جائے اور دوسرے تمام وزیروں میں سے ہر ایک کی تنخواہ ۵ ہزار پونڈ مقرر کی جائے۔

پشاور یکم مارچ ۔ آج صوبہ سرحد کے نئے گورنر سر جارج کننگھم اور لیڈی کننگھم یہاں پہنچے۔ سٹیشن پر بہت سے لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔

کلکتہ یکم مارچ ۔معلوم ہوا ہے کہ بنگال اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کی طاقت معلوم کرنے کے لئے گورنر بنگال کے پرائیویٹ سکرٹری نے بنگال اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کو ان سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے دعوت دی ہے۔ وزارت مرتب کرنے کے لئے کوئی رسمی اقدام کرنے سے پیشتر گورنر بنگال چاہتے ہیں۔ کہ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے فرداً فرداً تبادلہ خیالات کریں۔

رنگون یکم مارچ ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ برما کے دارالمندوبین نے ۱۱ کے مقابلہ میں ۷۳ ووٹوں سے فنانس ممبر کے ماتحت محکمہ کے مطالبات زر کو کمیٹۃً مسترد کر دیا ہے۔ مطالبات زر کی رقم ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۹۷ ہزار ۴۲۰ روپیہ تھی۔

امرتسر یکم مارچ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے تک۔ روئی ۱۵ روپے ۸ آنے۔ سونا دیسی ۶۴ روپے ۱ آنہ ۶ پائی۔ اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

سیالکوٹ یکم مارچ ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۷ فروری کو کرنل لینگ ریذیڈنٹ کشمیر نے میجر جنرل نواب خسرو جنگ قائم مقام وزیر اعظم کشمیر کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب پیش کیا

بمبئی یکم مارچ ۔آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس دہلی کے لئے مسٹر ایم این رائے نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی وزارتیں قبول کرنے کے خلاف فیصلہ کرے۔

لاہور یکم مارچ لاہور پولیس کی تاریخ میں اور شاید تمام ہندوستان کی پولیس کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہوگا کہ ایک چھ سالہ بچہ کو آوارہ گردی کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر چھوٹی براتوں کیلئے رعائتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹی براتوں کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں جبکہ وہ درمیانہ یا سوم درجہ میں سفر کرتی ہوئی چالیس یا چالیس کے اوپر بالغ مسافروں پر مشتمل ہوں۔ یا کم سے کم چالیس مسافروں کا واپسی کرایہ ادا کیا گیا ہو۔

(۱) ارزاں یکطرفہ یا واپسی کرایہ جات عام کرایہ جات سے ملائے جاتے ہیں جب کہ سفر کا ایک حصہ ایسے سکیشن پر ہو۔ جہاں ارزاں کرایہ جات مل سکتے ہیں۔

(۲) ارزاں واپسی ٹکٹوں کے عرصہ (جہاں کہ وہ مل سکتے ہوں) کو پانچ یوم کی زیادہ سے زیادہ میعاد تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ٹکٹ جاری ہونے کا دن بھی شامل ہے۔ واپسی سفر آخری دن کی نصف شب تک مکمل ہو جاتا ہے۔

(۳) تمام برات کے لئے صرف ایک سپیشل واپسی ٹکٹ جاری کیا جاتا ہے۔

(۴) گاڑیاں اور ڈبے خاص شرحوں پر ریزرو کئے جاتے ہیں۔

مزید حالات معلوم کرنیکے لئے سٹیشن ماسٹروں یا متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں سے درخواست کریں۔ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

مکان برائے فروخت

پانچ مرلہ زمین پر بنا ہوا ریختہ مکان مشتملبر دو کمرے اور صحن۔ قریب مسجد محلہ دارالرحمت متصل دو کانہائے سوداسلف جو اس وقت دو روپے ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ قابلِ فروخت ہے

مفتی محمد صادق

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ اس کیلئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیربہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ "تپدق کا علاج" مفت منگوا کر پڑھیں۔ اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنیکی بجائے اس بیماری کیلئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان انکے سامنے لکھی ہوئی شرحوں کے مطابق تیسرے درجہ کے ارزاں یک طرفہ اور واپسی ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں۔

	ارزاں واپسی کرایہ جات	میعاد سفر
(ا)۔ لائل پور اور چنیوٹ کے درمیان	۰-۹-۰	۲ یوم
(ب) پانی پت اور سمالکھا کے درمیان	۰-۴-۰	ایک یوم
(ج) للال پور اور لدھیانہ کے درمیان	۰-۲-۰ ارزاں یکطرفہ کرایہ	

(۲)۔ کمار ہٹی سے کندا گھاٹ تک ایک یوم کے تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹوں کے سفر کی میعاد بھی دو دن تک بڑھا دی گئی ہے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر - غلام نبی -